وفاقی بجٹ

2021-22

بجٹ تقریر

شوکت فیاض احمد ترین

وفاقی وزیر برائے خزانہ و مالیات

حکومت پاکستان

وزارتِ خزانہ

اسلام آباد

Scanned with CamScanner

وفاقی بجٹ

2021-22

بجٹ تقریر

جناب شوکت فیاض احمد ترین

وفاقی وزیر برائے خزانہ و مالیات

حکومت پاکستان

شعبۂ خزانہ

اسلام آباد

Scanned with CamScanner

بجٹ تقریر 22-2021

قومی اسمبلی 11 جون 2021ء

☆☆☆

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

☆☆☆☆

حصہ اول

جناب اسپیکر!

1- تحریک انصاف حکومت کا تیسرا بجٹ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرنا میرے لیے بہت اعزاز کی بات ہے۔ وزیر اعظم عمران خان کی قابل اور متحرک قیادت میں ہم معیشت کے بیڑے کو کئی طوفانوں سے نکال کر ساحل تک لائے ہیں ۔ مشکلات تو درپیش ہیں مگر معیشت کو مستحکم بنیاد فراہم کردی گئی ہے اور اب یہ ترقی اور خوشحالی کی سمت رواں دواں ہے۔ ورثے میں ملنے والی تباہ حال معیشت بحال کرنے اور کورونا وباء کی تین لہروں سے نبرد آزما ہونے سمیت ماضی میں شاید کسی اور حکومت کو اس طرح کے برے حالات کا سامنا نہیں ہوا۔ مگر ہم نے ان مشکل حالات کا بہادری سے مقابلہ کیا اور استحکام کی طرف گامزن ہیں۔ یہ کامیابی وزیر اعظم عمران خان کی مثالی قیادت کے بغیر ممکن نہ ہوتی۔

Scanned with CamScanner

ہمیں کون سے حالات ورثے میں ملے

جناب سپیکر !

2- یہ بات سب کو معلوم ہے کہ عمران خان کی حکومت کو شکستہ معیشت ورثے میں ملی۔ ایک طرف تو ہمیں بہت زیادہ قرضوں کی وجہ سے دیوالیہ پن کی صورتحال کا سامنا تھا اور دوسری طرف درآمدات کی طلب کو پورا کرنے کے لیے رقوم میسر نہیں تھیں۔ یہ صورتحال مسلم لیگ (ن) کی گزشتہ حکومت کی جانب سے بغیر سوچے سمجھے قرضے لینے کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ گزشتہ حکومت کی طرف سے دکھائی جانے والی نمائشی معاشی ترقی زیادہ شرح سود پر ملکی اور بیرونی ذرائع سے بہت زیادہ قرضے لینے کی وجہ سے تھی اور قرضوں کی ادائیگی کی ذمہ داری ہمارے اوپر آ گئی ۔ ماضی میں شاید ہی کسی نئی آنے والی حکومت کو ایسی مشکل صورتحال کا سامنا کرنا پڑا ہو۔

3- یہاں ہمیں ورثے میں ملنے والی معیشت کے اہم خدوخال کا مختصر تذکرہ کرنا مناسب ہو گا:

(1) کرنٹ اکاؤنٹ کا خسارہ 20 ارب ڈالر کی تاریخی طور پر بلند ترین سطح پر تھا۔

(2) درآمدات تقریباً 56 ارب ڈالر کے ساتھ 25 ارب ڈالر کی برآمدات سے 224 فیصد تھیں۔ جب کہ 2012-13 میں درآمدات ،برآمدات کے مقابلے میں162 فیصد تھیں۔

(3) زیادہ درآمدات کو over-valued روپے کے غیر حقیقی طور پر بلند Exchange rate کے ذریعے خصوصی رعایت حاصل تھی۔ جبکہExchange rate تقریباً 5 سال تک 104 روپے فی ڈالر پہ قائم رکھا گیا۔

(4) اس عرصہ کے دوران برآمدات(exports) میں منفی 0.14 فیصد کی شرح سے اضافہ ہوا جبکہ درآمدات میں 100 فیصد سے بھی زیادہ اضافہ ہوا۔

(5) قرضے اور واجبات جو 30جون ،2013ء کو 16 ٹریلین روپے تھے، وہ 30جون،2018ء تک تیزی سے بڑھتے ہوئے تقریباً 30 ٹریلین روپے ہو گئے، جس سے قرضوں میں 14 ٹریلین روپے یا 88 فیصد کے اضافہ کی عکاسی ہو رہی ہے۔

Scanned with CamScanner

(6) شرح سود کو بھی مصنوعی طور پر کم رکھا گیا اور تمام قرضے سٹیٹ بینک سے لیے گئے نہ کہ کمرشل بینکوں سے جس کی وجہ سے مالیاتی اور قرضے کی منڈی میں شدید عدم توازن پیدا ہوگیا۔ SBP سے قرضوں کا حجم 7 ٹریلین روپے کی خطرناک سطح پر پہنچ گیا۔

(7) Debt Profile کو حد سے زیادہ نقصان پہنچا کیونکہ Short term debt کل قرضوں کے 70 فیصد تک جا پہنچے جس کی وجہ سے Refinancing کا شدید خطرہ لاحق ہوگیا۔

(8) بجٹ خسارہ جی ڈی پی کا 6.6 فیصد تھا، جو کہ گذشتہ پانچ سالوں میں سب سے زیادہ تھا۔

(9) بیرونی زر مبادلہ کے ذخائر بڑی حد تک قرض لے کر بڑھائے گئے تھے جو جون2013ء میں 6 ارب ڈالر تھے اور 2016ء کے آخر تک بڑھتے ہوئے تقریباً 20 ارب ڈالر ہو گئے مگر پھر مسلم لیگ (ن) کے آخری دو سالوں میں تیزی سے کم ہو کر جون2018ء کے آخر تک 10 ارب ڈالر رہ گئے۔ اسی دور میں بیرونی قرضوں میں بھی بہت زیادہ اضافہ ہوا۔

(10) 485 ارب روپے کا بھاری بھر کم گردشی قرضہ ادا کرنے کے باوجود 1.2 ٹریلین روپے کا گردشی قرضہ دوبارہ جمع ہوگیا اور یہ بوجھ بھی ہمارے اوپر لاد دیا گیا۔

جناب سپیکر !

4- یہ اس تباہی کی داستان ہے جس کا ملبہ صاف کرنے اور تعمیرِ نو کی ذمہ داری ہمارے سر آن پڑی ۔ اس پس منظر کے باوجود 5.5 فیصد کی معاشی شرح نمو کا ڈھول پیٹا گیا۔ ذرا سوچیے کہ بلاسوچے سمجھے قرضے لے کر، شرح مبادلہ کو Over Valued رکھ کر شرح سود کم رکھ کر، اور سٹیٹ بینک سے بے تحاشا قرضے لے کر ریت کا گھر تعمیر کرنا کتنا مہنگا پڑا۔ یہ سب افعال ایسے ہیں جیسے کوئی اخراجات تو کرے مگر بل ادا نہ کرے۔ یہ سب ادائیگیاں ہمیں کرنی پڑیں، ورنہ ملک ڈیفالٹ کر جاتا۔

Scanned with CamScanner

5- لہٰذا قرض کی ادائیگی کا بہت بڑا بوجھ ہمارے سر پر آ گیا۔ انہوں نے زیادہ معاشی نمو کے حصول کے لیے سرمایہ کاری کرنے کا دعویٰ کیا تھا جو کہ ان کے بعد آنے والی حکومت کے لیے ایک پھندے کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری حکومت کے پہلے سال کے دوران قرضوں کے بوجھ کی وجہ سے سود کی ادائیگی میں 500 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ یہ 25 فیصد کا اضافہ ہے۔اس کے علاوہ ہمیں ڈیفالٹ سے بچنے کے لیے بیرونی قرضے لینے کی ضرورت پیش آئی جس کے لیے ہم اپنے برادر اسلامی ممالک اور دوست ملک چین کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔

6- جب حکومت نے ذمہ داری سنبھالی تو یہ چیلنجز درپیش تھے۔ ہم یہ داستان ماضی کو کوسنے کے لیے نہیں سنا رہے بلکہ ایک حقیقی منظر سامنے رکھنے اور اپنی کارکردگی کو ناپنے کے لیے benchmark کے طور پر آپ کے سامنے رکھ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

7- میرا اصول ہے کہ قبرستان میں کھڑے ہو کر مردوں کو اکھیڑنے سے بہتر ہے کہ باہر نکلا جائے اور قوم کو روشنی کی طرف لے جایا جائے۔

8- ہمارا سب سے بڑا چیلنج اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کے سلسلے میں ڈیفالٹ سے بچنا اور معیشت کو استحکام بخشنا تھا۔ اگرچہ کورونا وباء سے پیدا شدہ بحران کی وجہ سے معیشت کو مستحکم کرنے میں وقت لگا مگر اس کے باوجود ہم نے یہ دونوں مقاصد حاصل کیے۔

جناب سپیکر!

9- وزیراعظم عمران خان کی حکومت مشکل فیصلے کرنے سے نہیں ہچکچائی۔ یہ مشکل فیصلے لینے کے بغیر مایوس کن صورتحال سے نکلنا مشکل تھا۔ درج ذیل اقدامات سے معیشت کو استحکام بخشنے میں مدد ملی۔

Scanned with CamScanner

(1) 20 ارب ڈالر کے کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو اپریل 2021ء کے آخر تک تقریباً 800 ملین ڈالر کے سرپلس میں تبدیل کیا گیا۔

(2) Primary deficit کو 3.8 فیصد سے کم کر کے ایک فیصد تک لایا گیا۔

(3) اخراجات میں کفایت شعاری اورآمدن میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کی پالیسی اپنائی گئی۔

(4) ان اقدامات پر عمل کرتے ہوئے ہم نے نہ صرف سماجی شعبے کی ترقی کے لیے مختص کی گئی رقوم میں اضافہ کیا بلکہ احساس پروگرام کے تحت نقد امداد میں بھی اضافہ کیا۔

(5) پبلک فنانس مینجمنٹ (PFM) کے نام سے ایک نئے قانون کے ذریعے قانون سازی کر کے عرصے سے مطلوب Fiscal management reforms متعارف کرائیں۔ PFM Act بجٹ کے تمام شعبہ جات، finances ، اخراجات، قرضوں کی ادائیگی، نقدی کے انتظام اور ترقیاتی اخراجات کا احاطہ کرتا ہے۔

ہماری کارکردگی

جناب سپیکر!

10- ہم استحکام سے معاشی نمو کی طرف گامزن ہوئے ہیں۔ خاصی کاوش کے بعد حکومت آخر کار معیشت کو استحکام بخشنے اور ترقی کی راہ پر ڈالنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اس عمل میں کوویڈ -19 کی عالمی وباء کی وجہ سے ایک سال سے زائد کی تاخیر ہوئی۔ پاکستان کو وباء کی دو اضافی لہروں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پاکستان وباء کے بھیانک اثرات سے بچ گیا اور معاشی بحالی اور نمو کے حصول کا سفر جاری رکھا اور اب ہم ایسے وقت میں growth کلب میں داخل ہوئے ہیں جب خطے کے کچھ ممالک کو جان و مال کے نقصان کی وجہ سے بہت زیادہ مشکل صورتحال سے گزرنا پڑا۔ تاہم عمران خان کی فہم و فراست نے پاکستان کو بڑی حد تک تباہی سے بچا لیا اور خطے میں موجود

Scanned with CamScanner

دوسرے ممالک کے مقابلے میں ہم تیزی سے وباء کے اثرات سے باہر نکلے۔ حکومت کی یہ کارکردگی Opposition کے سامنے ہے جس کا وہ جائزہ لینا چاہے تو لے سکتے ہیں۔

11- معاشی ترقی میں اضافے کی شرح تقریباً ہر شعبے میں ریکارڈ کی گئی جس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

12- **زراعت کے شعبے میں تاریخی کارکردگی کا حصول:** کوویڈ-19 اور ٹڈی دل کے شدید حملے کے باعث فصلوں کا شعبہ گزشتہ سال کے باعث کارکردگی دکھانے میں خاصا پیچھے رہا۔ اس سال سوائے کپاس کے جو وائرس اور کیڑے مکوڑوں کے حملے کی وجہ سے متاثر ہوئی تھی تمام دیگر فصلیں مثلاً گندم، چاول، گنے اور مکئی کی پیداوار میں اضافے کی وجہ سے فصلوں کے شعبے کی کارکردگی غیر معمولی رہی۔ الحمدللہ، گندم، چاول اور مکئی کی تاریخی پیداوار ہوئی جبکہ گنے کی پیداوار ملک کی تاریخ میں دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ رہی۔

13- **صنعت کی کارکردگی بھی غیر معمولی رہی:** بڑے پیمانے پر اشیاء کی تیاری کے شعبے (LSM) کی شرح نمو ایک عشرے سے بھی زیادہ عرصے کے بعد دیکھنے میں آئی۔ اس شعبے کی کارکردگی میں تقریباً 9 فیصد کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال اس شعبے کی نمو منفی دس فیصد تھی۔

14- زراعت اور صنعت کے شعبہ جات کی نمو کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمات مثلاً مواصلات، ٹرانسپورٹ، بینکنگ، فنانس، سرمایہ مارکیٹ، انشورنس، تھوک اور پرچون تجارت وغیرہ شعبہ جات نے بھی نمایاں growth دکھائی۔

15- ان شعبہ جات میں بہتری سے غربت میں کمی آئے گی اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

جناب سپیکر!

16- **ہم عالمی وباء کوویڈ-19 کے بھیانک اثرات کو روکنے میں کامیاب رہے اگرچہ مارچ سے**

Scanned with CamScanner

مئی کے دوران ہمیں اس کی تیسری لہر سے بھی واسطہ پڑا۔ یہ تیسری لہر کئی لحاظ سے پہلی لہر سے زیادہ شدید تھی۔ ہم نے بڑے پیمانے پر کاروبار کی بندش سے احتراز کیا، ہسپتالوں کی گنجائش اور صلاحیت میں توسیع کی، ہسپتالوں کو آلات اور ادویات کی فراہمی اور بہتری کے ساتھ ساتھ لوگوں میں حفاظتی تدابیر پر رضا کارانہ عمل درآمد بڑھانے کے لیے وسیع پیمانے پر آگاہی مہم چلائی۔ نیشنل کمانڈ اینڈ آپریشن سنٹر (NCOC) نے لوگوں کو وباء کی صورتحال سے آگاہ رکھا اور انفیکشن سے بچاؤ کے لیے درکار احتیاطی تدابیر سے متعلق رہنمائی کی۔ NCOC نے COVID-19 وباء کا مقابلہ کرنے کے لیے قومی حکمت عملی وضع کرنے کے لیے صوبائی حکام کے ساتھ بھی رابطے کیئے۔

17- ماضی کی طرح ہم نے متاثرہ طبقات کے لیے نقد امداد کے پروگراموں کے ذریعے مدد کا ہاتھ بڑھایا۔ اس کے علاوہ عمومی لاک ڈاؤن لگانے کی بجائے ہم نے لوگوں کو اپنی معاشی سرگرمیاں جاری رکھنے کا موقع دیا۔ان اقدامات کی بدولت ہی معیشت کا پہیہ چلتا رہا اور ملکی پیداواری نمو میں اضافہ سب کے سامنے ہے، جس کی وجہ سے مفلس طبقات کی زندگیوں پر خاطر خواہ مثبت اثرات نمودار ہوئے۔

18- کم آمدنی والے طبقات کی آمدنی کی سطح میں گزشتہ سال کے دوران اضافے کی مثال ماضی قریب میں نہیں ملتی۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جن میں نمایاں یہ ہیں:

(1) احساس پروگرام کے ذریعے مسلسل دوسرے سال آبادی کے 40فیصد سے زائد لوگوں کو نقد امداد کے ذریعے 12 ملین گھرانوں کی مدد کی گئی تا کہ وباء کے برے اثرات کا ازالہ کیا جاسکے۔

(2) **ترسیلات زر کی تاریخی سطح:** بیرونی ترسیلات بھیجنے والے لوگوں کی اکثریت کا تعلق کم آمدنی والے طبقات سے ہے۔ جس کی وجہ سے اس آمدنی کے لوگوں کی اشیاء کی خریداری کی قوت میں اضافہ ہوا ہے۔

(3) **اہم فصلوں کی پیداوار میں تاریخی اضافہ** سے کسانوں کو 3,100 ارب روپے کی آمدنی ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال آمدنی 2,300 ارب روپے تھی، جس

Scanned with CamScanner

سے ان کی آمدنی میں 32 فیصد اضافہ ہوا۔ اس آمدنی کا زیادہ حصہ کم آمدنی والے ان کسانوں کو حاصل ہوا جن کی زرعی زمین 12.5 ایکڑ کی سطح سے بھی کم ہے۔

(4) large scale manufacturing کے شعبے میں نمو سے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ اس شعبے کی نمو کے حجم سے لوگوں کے چھنے ہوئے روزگار کی Covid-19 سے قبل کی سطح پر بحالی کی نشاندہی ہو رہی ہے بلکہ روزگار میں مزید اضافہ ہوا ہے کیونکہ گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے میں اس growth کی نظیر نہیں ملتی۔

(5) خدمات کے شعبے کی نمو میں اضافہ خاص طور پر e-commerce اور دیگر fintech applications کے ذریعے آن لائن خریداریوں میں بہتری روزگار کے مواقع میں مزید اضافے کی عکاس ہے۔

(6 کوویڈ-19 کے باوجود گزشتہ ایک سال میں فی کس آمدنی میں اوسطاً 15 فیصد اضافہ ہوا ہے جس سے ایک بار پھر ظاہر ہورہا ہے کہ لوگوں کی آمدنی کی سطح میں اضافہ ہوا ہے۔

-19 **ٹیکس وصولیوں میں شاندار اضافہ:** وہ لوگ جو معاشی شرح نمو میں اضافے کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ ٹیکس وصولیوں میں 18 فیصد کی زبردست growth کے پیچھے وجہ کی وضاحت کریں تو ان کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں ہوتا۔ ٹیکس وصولیوں میں یہ اضافہ گزشتہ 5 سالوں میں سب سے زیادہ ہے۔ ٹیکس وصولی میں بہتری کی بنیادی وجہ دوران سال معیشت میں غیر معمولی کارکردگی ہے۔ ملک میں ٹیکسوں کی وصولی 4,000 ارب روپے کی نفسیاتی حد عبور کر چکی ہے۔ ایسا جبر یا ریفنڈز کو روک کر رکھنے کی وجہ سے نہیں ہوا۔ بہرحال ہم نے ریفنڈ کی ادائیگی کی ہے جو کہ گزشتہ سال کی نسبت 75 فیصد زائد ہے۔ ہم نے tax compliance اور ٹیکسوں کی ادائیگی کے طریقہ کار کو آسان بنانے کے لیے ایک بنیادی پروگرام شروع کیا ہے جس کی بناء پر taxpayers کو tax ادا کرنے میں آزادی اور آسانی فراہم کی گئی ہے۔ اس سال ہم نے

Scanned with CamScanner

312,000 نئے tax payers کا اضافہ کیا ہے جنہوں نے 51 ارب روپے کے ٹیکس ہمراہ ریٹرن ادا کئے ہیں جبکہ ایک سال قبل اس سلسلے میں صرف 32 ارب روپے کے ٹیکس جمع ہوئے تھے۔

20- **برآمدات اب ماضی کے مقابلے میں سب سے زائد ہیں:** غلط Exchange Rate Policy کی وجہ سے ہماری برآمدات میں نمایاں کمی ہوئی۔ اس سال برآمدات (exports) میں شاندار نمو دیکھنے میں آئی جس میں 14 فیصد کا اضافہ ہوا۔ برآمدی شعبے کو دی جانے والی ترغیبات میں rebates، ڈیوٹی drawback، اور utilities میں سبسڈی جیسے اقدامات شامل ہیں۔ ان رعایتوں سے صنعتوں کو درپیش چند competitive disadvantages کا خاتمہ ہوا۔ اس کے علاوہ حکومت نے صنعت کی راہ میں حائل ایسی کئی رکاوٹوں کو دور کیا جن سے کاروبار کرنے کی لاگت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ ان اقدامات سے exports کی growth میں حوصلہ افزا اضافہ ہوا۔

21- **ادائیگیوں کے توازن میں استحکام:** کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 2018ء میں ہمارے لیے ایک بڑا چیلنج تھا۔ اس پر پوری طرح قابو پالیا گیا اور یہ کافی مقدار میں غلہ اور غذائی اشیاء import کرنے کے باوجود سرپلس ہو گیا ہے غذائی اشیاء درآمد کرنے کی ضرورت Covid-19 کی وجہ سے فصلیں متاثر ہونے کی بنا پر پڑی۔

22- سمندر پار پاکستانیوں نے ملک کے بیرونی کھاتوں میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا، جس سے ان کا وزیراعظم عمران خان کی قیادت پر بھرپور اعتماد ظاہر ہوتا ہے۔ ترسیلات زر 25 فیصد ریکارڈ اضافے کی وجہ سے 29 ارب ڈالر تک پہنچنے کے قریب ہے۔ اس کی وجہ سے کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس ہوا ہے۔ حکومت کی ہنڈی اور حوالہ بزنس کے غیر دستاویزی ذرائع پر گرفت کرنے کی مسلسل کاوشیں اس کی بنیادی وجہ ہیں جبکہ Pakistan Remittance Initiative کو مزید تقویت بخشنے کی وجہ سے بھی بینکاری ذرائع سے Remittances کی ترسیل میں بہتری آئی ہے۔

23- بیرونی زرمبادلہ کی نازک صورتحال نہ صرف مستحکم ہوئی ہے بلکہ ان میں بہتری اور اضافہ ہوا ہے۔ 16 ارب ڈالر کے سرکاری زرمبادلہ کے ذخائر تین مہینوں سے زیادہ کی Imports کے لیے کافی ہیں۔ اس کی مدد سے نہ صرف روپے کی قیمت میں depreciation روکنے میں مدد ملی بلکہ

Scanned with CamScanner

روپے کی قدر میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جو کہ اب 155 روپے پر trade ہو رہا ہے۔ گزشتہ سال کے مقابلے میں روپے کی قدر میں یہ کافی نمایاں اضافہ ہے۔

جناب سپیکر!

24- ہمیں مہنگائی کے دباؤ کا سامنا ہے، جس کی وجہ سے کم آمدنی والے طبقات کے معاشی حالات متاثر ہوئے۔ تاہم یہ بات تسلیم کی جانی چاہیے کہ زیادہ تر مہنگائی خوراک کی اشیاء کے مہنگا ہونے کی وجہ سے ہے، جن کا کافی زیادہ حصہ درآمد کرنے کی وجہ سے مہنگائی کی زد میں ہے۔

جناب سپیکر!

25- پاکستان اب ایک food deficit ملک بن گیا ہے جس میں ہم اناج، چینی، خوردنی تیل اور دالیں import کرتے ہیں۔ آج کل عالمی سطح پر اشیائے خوردونوش کی قیمتیں دہائی کی بلند ترین سطح پر ہیں۔ گزشتہ ایک سال سے خام تیل کی قیمتوں میں تقریباً 180 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ملکی سطح پر ہم نے ان کی قیمتیں صرف 45 فیصد اضافے تک محدود کی ہیں۔ عالمی مارکیٹوں میں گندم کی قیمت میں 27 فیصد اضافہ ہوا۔ گندم کی قیمت میں اضافے کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں ملک کی تقریباً ایک چوتھائی ضروریات پورا کرنے کے لیے گندم درآمد کرنا پڑی کیونکہ اس کی گزشتہ فصل تباہ ہو گئی تھی۔ چینی کی قیمت میں بین الاقوامی سطح پر 56 فیصد اضافہ ہوا مگر ملکی سطح پر یہ صرف 18 فیصد مہنگی ہوئی۔ ہمیں چینی کی قیمت میں اضافے کو روکنے کے لیے درآمد کا سہارا لینا پڑا۔ خوردنی تیل کی قیمتوں میں بھی بین الاقوامی مارکیٹوں میں 76 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ مقامی مارکیٹوں میں اس کی قیمتوں میں 21 فیصد کا اضافہ ہوا۔ یہ پیشرفت اشیاء کی قیمتوں میں تبدیلی کی حکومت کی طرف سے مسلسل نگرانی کی نشاندہی کرتی ہے جس پر خود وزیراعظم نے خصوصی نظر رکھی ہے۔ لیکن جناب سپیکر مہنگائی کم کرنے کا حل کیا ہے؟

i) ہمیں اپنے ملک کو food sufficient بنانا پڑے گا۔ جس کا مطلب ہے کہ ہمیں زراعت پر توجہ دینی پڑے گی۔ اس لیے آپ دیکھیں گے کہ اگلے سال ہم اس شعبے میں بہت زیادہ incentive دیں گے تا کہ پیداوار بڑھے اور

Scanned with CamScanner

ہم food import نہ کریں۔

ii) ہمیں زراعت کے شعبے میں commodity warehousing، cold storages اور farm to market roads بنانی پڑیں گی تاکہ کسان آڑھتی کے چنگل سے نکل سکے اور wholesale market میں جا کے اپنی اجناس کو بیچ سکے۔ اس وقت کسان اور wholesale market کی price میں مارجن کئی سو فیصد ہے۔

iii) ہمیں administrative price contorol mechanism پھر سے لانے پڑیں گے جو کہ مشرف دور میں ہٹا دیے گئے تھے۔

26۔ سرکاری قرضے میں اب کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ قرضوں کے حجم میں بہت زیادہ اضافے، کووڈ19 کے لیے معاشی پیکیج اور اس کے ٹیکس وصولی پر اثرات کی وجہ سے public debt میں اضافہ ہوا ہے، جو کہ 2015 سے بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ گذشتہ سال یہ 87 فیصد تک جا پہنچا۔ مگر اب اس میں کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ public debt میں یہ کمی اخراجات پر قابو پانے، tax میں اضافے اور exchange rate میں بہتری کی وجہ سے آئی ہے۔ اگلے 3 سال میں tax کے نظام میں شفافیت اور بہتری لانے کی وجہ سے public debt میں مزید کمی آئے گی اور اسے sustainable سطح پر لانے میں مدد ملے گی۔

22-2021 کی بجٹ حکمت عملی

جناب سپیکر!

27۔ اس بات کا اعلان کر کے میں خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ اب معیشت کے استحکام کا مرحلہ کافی حد تک مکمل ہو گیا ہے۔ بجٹ 22-2021 میں inclusive and sustainable growth کا حصول ہمارا محور ہو گا۔ اگلے سال کے لیے ہم نے معاشی ترقی کا ہدف 4.8 فیصد رکھا ہے۔

Scanned with CamScanner

کامیاب پاکستان پروگرام:

جناب سپیکر!

28۔ ماضی کی طرح ہم اپنے کمزور طبقے کو trickle down effect کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑیں گے۔ 74 سال سے ہمارا معاشی طور پر کمزور طبقہ اپنی معاشی خوشحالی کو ترستا ہی رہا ہے۔ کیونکہ trickle down effect ان تک پہنچتا ہی نہیں ہے کیونکہ trickle down effect اس وقت کامیاب ہوتا ہے جب معاشی ترقی 20 سے 30 سال جاری رہے۔ اور یہ ہماری معاشی تاریخ میں کبھی بھی نہیں ہوا۔ اور ہمارے غریب عوام کے خواب ادھورے کے ادھورے رہ گئے۔

جناب سپیکر!

29۔ وزیراعظم عمران خان تاریخ کا رخ موڑنا چاہتے ہیں۔ ہم اگلے سال سے trickle down effect کے علاوہ اپنے نچلے طبقے کے 4 سے 6 ملین گھرانوں کو bottom up approach سے

i) ہر شہری گھرانے کو کاروبار کے لیے 5لاکھ تک interst free loan دیں گے۔

ii) ہر کاشتکار گھرانے کو کاشت کے لیے ہر فصل کے لیے ڈیڑھ لاکھ روپے کا interest free قرضے دیں گے اور ٹریکٹروں اور مشینی امداد کے لیے 2لاکھ روپے کے interest free قرضے دیں گے۔

iii) ان سب گھرانوں کو low cost housing کی مد میں 20 لاکھ روپے تک سستے قرضے دیں گے تاکہ وہ اپنے لیے گھر بنا سکیں۔

iv) ہر گھرانے کو صحت کارڈ فراہم کیا جائے گا اور

v) ہر گھرانے کے ایک فرد کو مفت technical training دی جائے گی۔

جناب سپیکر!

30۔ اس عمل سے ہم اپنے غریب عوام کو ایک مکمل پیکیج دیں گے جس کا نعرہ تو بہت سے لیڈروں نے لگایا لیکن دیا کچھ نہیں۔ لیکن اب عمران خان نے ریاستِ مدینہ کا جو وعدہ کیا ہے یہ اس

Scanned with CamScanner

کا ایک لازمی تقاضہ ہے۔

31۔ ہماری آبادی کا 65 فیصد حصہ 30 سال سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔ اگر ہم انہیں روزگار فراہم نہ کر سکے اور ان کی ترقی کے لیے اقدامات نہ کیے تو ہم اس اہم قومی سرمائے کو ضائع کر دیں گے۔ اس طرح ان کے اندر تخریبی سوچ پروان چڑھے گی جس کی وجہ سے معاشرے کو بے حد خطرات درپیش ہوں گے۔ لہٰذا ہم اگلے دو تین سالوں میں کم ازکم 6 سے 7 فیصد growth یقینی بنانا چاہتے ہیں جس سے نوجوانوں کو روزگار ملے گا اور وہ خوشحال زندگی گذار سکیں گے۔

32۔ اگلے دو سے تین سال میں 6 سے 7 فیصد growth کرنے کے لیے جو اقدامات ہم لے رہے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1) **زراعت:** جناب سپیکر! صوبوں کے تعاون سے ہم زرعی پیداوار میں اضافہ اور فوڈ سیکیورٹی کو یقینی بنانے کے لیے ایک جامع transformational plan ترتیب دیا گیا ہے۔ اس plan کے تحت پانی سے لے کے بیج، کھاد، زرعی قرضے، ٹریکٹر اور مشینری، commodity warehousing ، cold storages اور food processing industry میں مدد کی جائے گی۔

2) **انڈسٹری اور برآمدات:** جناب سپیکر! ہم نے ماضی میں دیکھا کہ جب بھی ہماری معیشت ترقی پذیر ہوتی ہے تو imports بڑھ جاتی ہیں اور exports ان کا ساتھ نہیں دیتیں۔ جس کی وجہ سے ہمیں بیرونی ادائیگیوں کے بحران کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہماری برآمدات کم ہو کر GDP کے 8 فیصد سے بھی نیچے گر گئی ہیں جو کہ 15 سال قبل تقریباً 12 فیصد تھیں۔ برآمدات میں اضافہ ادائیگیوں کے توازن کے مسلسل جاری بحران سے نکلنے اور بار بار IMF پروگرام کی طرف جانے سے بچنے کے لیے نہایت اہم ہے۔ برآمدات میں اضافے کے لیے ہم کوششیں کریں گے جس میں سپیشل اکنامک زونز کی تعمیر میں سرمایہ کاری، آئی ٹی سیکٹر کی

Scanned with CamScanner

برآمدات میں اضافہ traditional and non traditional سیکٹرز میں value addition میں اضافہ، زراعت کے شعبے سے جڑی صنعتوں میں اضافہ ایک ضرورت بن گیا ہے۔ اس بجٹ میں ہم ان سارے سیکٹرز میں کافی مراعات کا اعلان کر رہے ہیں۔ مزید برآں CPEC کے تحت special economic zones کو ایسا پلیٹ فارم بنانے کی کوشش کر رہے ہیں جہاں صنعتیں منتقل کی جائیں ، روزگار کے مواقع پیدا کیے جائیں اور برآمدات میں اضافہ ممکن ہوسکے۔ اس کے علاوہ برآمدی شعبے میں بلاواسطہ بیرونی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے ہر ممکن کاوشیں بروئے کار لائی جائیں گی۔

3) **Housing and Construction** ۔ اس وقت پاکستان میں کم از کم ایک کروڑ رہائشی مکانات کی کمی ہے۔ وزیراعظم کے ہاؤسنگ اور تعمیرات پیکیج سے اس شعبے میں بہت سی معاشی سرگرمیوں اور اس شعبے سے وابستہ صنعتوں کو فروغ ملا ہے۔ حکومت اس پروگرام کے فروغ کے لیے درج ذیل اقدامات اٹھا رہی ہے:

i- اس سلسلے میں پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں مجموعی ربط کے لیے نیا پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی قائم کی گئی ہے۔

ii- اس اقدام کے تحت ہاؤسنگ سکیموں کے لیے ٹیکسوں میں رعایت کا ایک پیکیج خاص طور پر وضع کیا گیا ہے۔

iii- اس کے علاوہ حکومت کم آمدنی والے گھرانوں کو اپنا گھر خریدنے یا بنانے میں مدد کے لیے 3 لاکھ روپے کی سبسڈی دے رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے بجٹ 2021-22 میں 33 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

iv- پاکستان میں پہلی بار mortgage financing شروع کی گئی ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک یہ اقدام نہیں اٹھایا گیا۔ یہ عمران خان

کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ foreclosure law کو نافذ کیا گیا اور مارک اپ کو مناسب کر دیا گیا ہے۔

v۔ تمام صوبائی حکومتیں اس اقدام میں معاونت کی غرض سے اراضی کا تعین، ہاؤسنگ پراجیکٹس کا آغاز اور نجی شعبے کی ہاؤسنگ اسکیموں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں۔

vi۔ بنک لوگوں کو رقوم کی فراہمی کے پروگرام میں شرکت کر رہے ہیں۔ اس پروگرام کے لیے بنکوں کو 100 ارب روپے کی فراہمی کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن میں سے 70 ارب روپوں کی لوگوں کو فراہمی کی منظوری دے دی گئی ہے اور ادائیگی شروع ہو چکی ہے۔

4۔ **کمزور طبقات کی امداد کے لیے احساس پروگرام:** سماجی تحفظ اور غربت کے خاتمے کے لیے حکومت کا بڑا اقدام احساس پروگرام کا آغاز تھا جس کے تحت ایک درجن سے زائد پروگراموں کا آغاز کیا گیا ہے۔ جن کے تحت درج ذیل اقدامات کیے جا رہے ہیں:

i۔ Cash Transfers

ii۔ کامیاب جوان

iii۔ بلا سود قرضے

iv۔ Nutrition

v۔ تحفظ

vi۔ آمدن (چھوٹے کاروبار کے آغاز کے لیے مالی امداد)

vii۔ یتیموں، بے سہارا بچوں، مجبوری کے تحت ہجرت کرنے والوں، مزدور بچوں، جبری مشقت کا شکار افراد اور یومیہ اجرت پر کام کرنے والوں کے لیے

Scanned with CamScanner

مالی امداد۔

viii۔ لنگر (غرباء کے لیے کھانوں کی فراہمی)

ix۔ Food Card (راشن کی تقسیم)

x۔ ٹھیلہ (کھانے اور دیگر اشیاء کی فروخت کے لیے نئی طرز کے ٹھیلے)

2021-22 کے بجٹ میں احساس پروگرام کے لیے 260 ارب روپے تجویز کیے گئے ہیں۔ اب تک کی اس مقصد کے لیے رکھی گئی یہ سب سے زیادہ رقم ہے اور معاشرے کے انتہائی مفلس طبقات کی مدد کے لیے وزیر اعظم کے وژن کا عکاس ہے۔

5۔ **توانائی کے شعبے میں اصلاحات:** وطن عزیز کو بجلی کی پیداواری گنجائش میں غیر معمولی توسیع کا چیلنج درپیش ہے جس کی وجہ سے ناقابل برداشت Fixed Capacity Charges عائد ہو رہے ہیں، جن کا صارفین کو منتقل کرنا ناممکن ہے۔ اسکے علاوہ ہمیں بجلی کے line losses، کم وصولیاں، cross-subsidization، بڑھتے ہوئے ٹیرف اور گردشی قرضوں جیسے ان گنت مسائل کا سامنا ہے۔ اسی طرح کے مسائل گیس کے شعبہ میں بھی درپیش ہیں۔ اس صورتحال سے معیشت کو خطرات کا سامنا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ یہ مسائل ہنگامی بنیادوں پر حل کیے جائیں تاکہ نہ صرف اس سیکٹر کو مضبوط بنیاد فراہم کی جا سکے بلکہ معیشت کے باقی شعبوں کو لاحق خطرات بھی دور کیے جا سکیں۔ اس حوالے سے چند اہم اقدامات جو ہم نے اب تک اٹھائے ہیں،وہ یہ ہیں: (i) گردشی قرضے کو کم اور پھر ختم کرنے کے لیے منصوبہ بندی (ii) پرائیویٹ پاور producers کے تعاون سے گردشی قرضے کی Restructuring (iii) بجلی کی زیادہ کھپت والی صنعتوں کے لیے مراعات (iv line losses کم کرنے کے لیے بجلی کی ترسیل اور تقسیم کے عمل میں ضروری

Scanned with CamScanner

سرمایہ کاری (v) بجلی کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے الیکٹرک وہیکل پالیسی کا اعلان اور (vi) مجموعی لاگت کم کرنے کے لیے ہائیڈرو اور renewable energy کے ذریعے سستی بجلی کی پیداوار کا حصول۔ اگلے دوسالوں میں ہم اس سیکٹر کے تمام مسائل کے حل کے لیے مزید سٹرکچرل ریفارمز کریں گے۔

33۔ علاوہ ازیں، مالیات اور بنکاری، بجٹ اور قرضوں کو قابل برداشت سطح تک لانے، قیمتوں کے استحکام، انڈسٹری اور برآمدات، پبلک سیکٹر انٹرپرائز اور نجکاری پالیسی، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ملک کی اندرونی تجارت کے شعبوں میں short term، medium term اور long term منصوبوں کو حتمی شکل دینے کے قریب ہیں، ان شعبوں میں اس کام کو سرانجام دینے کے لیے ایک اعلیٰ سطحی Economic Advisory Council تشکیل دی گئی ہے۔ ہم اگلے چند ہفتوں میں اس حوالے سے منصوبہ جات پیش کریں گے۔

پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام

جناب سپیکر!

34۔ یہ بجٹ ترقیاتی بجٹ ہے۔ یہ ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ میں اس وجہ سے یہ بات کہہ رہا ہوں کیونکہ ہم ترقیاتی بجٹ کو 630 ارب روپے سے بڑھا کر 900 ارب روپے کر رہے ہیں۔ ترقیاتی بجٹ میں یہ تقریباً 40 فیصد کا اضافہ ہے۔

35۔ رواں سال PSDP میں صحت کے شعبے کو تقویت دینے اور Covid-19 کی وسیع پیمانے پر تباہی کے اثرات کا ازالہ کرنے کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی طرف توجہ دی گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

36۔ اگلے سال کے لیے ہماری ترقیاتی ترجیحات یہ ہیں:

1) خوراک اور پانی کی دستیابی
2) توانائی کا تحفظ
3) روڈ انفراسٹرکچر میں بہتری
4) چین پاکستان معاشی راہداری (CPEC) کی Implementation میں پیشرفت
5) سپیشل اکنامک زونز کی تعمیر اور آپریشنز
6) پائیدار ترقیاتی اہداف(SDGs)
7) موسمیاتی تبدیلی کے خلاف اقدامات
8) ٹیکنالوجی کی مدد سے علوم میں پیشرفت
9) علاقوں کے مابین پائے جانے والے فرق کا تدارک۔

37۔ یہ ترجیحات محتاط انداز سے وضع کی گئی ہیں اور ان سے معاشی ترقی کے فروغ کے ساتھ ساتھ بے روزگاری اور غربت میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔

38۔ PSDP کے ضمن میں ہمارا وژن سادہ ہے۔ ہم زیادہ منافع بخش پراجیکٹس میں سرمایہ کاری کریں گے جس سے لوگوں کی بودوباش میں بہتری آئے گی اور ان منصوبوں کو جلد، شفاف انداز سے اور بدعنوانی سے پاک ماحول میں پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ مجھے یہ اعلان کر کے خوشی ہو رہی ہے کہ اس بار قومی اقتصادی کونسل نے 2,135 ارب روپے کے تاریخی ترقیاتی بجٹ کی منظوری دی ہے۔ یہ بجٹ NEC کی طرف سے گذشتہ سال کے لیے منظور کردہ بجٹ سے 33فیصد زیادہ ہے۔

Scanned with CamScanner

جناب سپیکر!

39۔ اب میں 2021-22 میں PSDP کے اہم پہلوؤں کا تذکرہ کرنا چاہوں گا۔

فوڈ سیکیورٹی

جناب سپیکر!

40۔ ہماری حکومت زرعی شعبے کی ترقی کو انتہائی اہمیت دیتی ہے۔ اس سال گندم، گنے اور چاول کی پیداوار میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ تاہم، اس شعبے میں بہت زیادہ پیداواری صلاحیت موجود ہے۔ گذشتہ چند دہائیوں سے ہماری فصلوں کی اوسط پیداوار میں کوئی خاص بہتری نہیں آئی جس کی وجہ جدت اور پیداوار کے اضافے کی طرف ضرورت سے کم توجہ ہے۔ اس وجہ سے وفاقی حکومت نے نیشنل ایگریکلچر ایمرجنسی پروگرام کا اعلان کیا، جس کا مقصد زرعی اور لائیو سٹاک کے شعبہ کی جدید خطوط پر ترقی ہے۔ جس کے تحت مویشی، ماہی گیری اور آبپاشی کے شعبہ جات کا احاطہ کیا جائے گا۔

41۔ اگلے سال ہم نے زرعی شعبے میں درج ذیل اہم اقدامات کے لیے 12 ارب روپے مختص کیے ہیں:

1) ٹڈی دل ایمرجنسی اور فوڈ سیکیورٹی پراجیکٹ کے لیے ایک ارب روپے
2) چاول، گندم، کپاس، گنے اور دالوں کی پیداوار میں اضافے کے لیے دو ارب روپے
3) تجارتی بنیادوں پر زیتون کی کاشت بڑھانے کے لیے 1 ارب روپے
4) آبی گذرگاہوں کی مرمت اور بہتری کے لیے 3 ارب روپے

Scanned with CamScanner

آبی تحفظ

جناب سپیکر!

42۔ پاکستان تیزی سے پانی کی کمی کا شکار ہو رہا ہے۔ وزیراعظم پانی کی ذخیرہ گاہوں، چھوٹے، درمیانے اور بڑے ڈیمز کی تعمیر کے خواہاں ہیں تاکہ مستقبل میں ہماری پانی کی ضرورت پوری کی جا سکے۔ تین بڑے ڈیم داسو، دیامیر بھاشا اور مہمند کی تعمیر بجٹ میں ہماری ترجیح ہو گی۔ ہمارا مقصد ان منصوبوں کی وقت پر تکمیل ہے۔ بجٹ میں آبی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے کل 91 ارب روپے رکھے جا رہے ہیں۔ پانی سے بجلی بنانے کے منصوبے اس کے علاوہ ہیں۔اس شعبے کے بڑے پراجیکٹ درجِ ذیل ہیں:

1۔ داسو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ: پہلے مرحلہ کے لیے 57 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔
2۔ دیامیر بھاشا ڈیم کے لیے 23 ارب روپے رکھے جا رہے ہیں۔
3۔ مہمند ڈیم کے لیے 6 ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔
4۔ نیلم جہلم ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کے لیے 14 ارب روپے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

43۔ آبی تحفظ میں اضافے کے لیے بہت سے دیگر منصوبے بھی زیرعمل ہیں جن میں دروٹ ڈیم، ختہ بانڈا ڈیم، ماخ بانڈا ڈیم، پیزو ڈیم، سری کالاش، ویندر ڈیم شامل ہیں۔

چین پاکستان معاشی راہداری

جناب سپیکر!

44۔ یہ حکومت CPEC کی تیزی سے تعمیر کے لیے پرعزم ہے۔ اب تک 13 ارب ڈالر کی مالیت کے 17 بڑے منصوبے مکمل کر لیے گئے ہیں۔ 21 ارب ڈالر کی مالیت سے مزید 21 پراجیکٹ جاری ہیں۔اس کے علاوہ strategic نوعیت کے 26 پراجیکٹس منصوبہ بندی کے

Scanned with CamScanner

مراحل میں ہیں جن کی مالیت 28 ارب ڈالر ہے۔ بجٹ 22-2021 میں اہم ترجیحات درج ذیل ہوں گی:

(1) کراچی لاہور موٹر وے کی تکمیل

(2) حویلیاں تھاکوٹ 120 کلومیٹر فیز-I تکمیل کے قریب ہے اور شاہراہ قراقرم کی فیز-II کے 118 کلومیٹر پر کام جاری ہے۔

(3) ژوب کچلاک روڈ پر کام ہو رہا ہے۔

(4) چترال بونی مستوج شندور روڈ کی مرمت اور توسیع۔

(5) پاکستان ریلوے کی مین لائن 1(ML-1) کی بہتری اور حویلیاں کے قریب فیز-I ڈرائی پورٹ کی تعمیر اور۔

(6) چین اور دیگر ممالک سے foreign direct investment کے ساتھ سپیشل اکنامک زونز کی آباد کاری۔

جناب سپیکر:

45- North Southریلوے انفراسٹرکچر بہتر بنانے کے لیے ML-1 ایک اہم منصوبہ ہے جس کی لاگت 9.3 ارب ڈالر ہے۔ اسے تین پیکیجز میں مکمل کیا جائے گا۔ پیکیج 1 کا آغاز مارچ2020ء میں ہو چکا ہے جبکہ پیکیج 2 کا آغاز جولائی 2021میں ہوگا اور پیکیج3 کا آغاز جولائی2022 میں ہوگا۔ہماری حکومت اس قومی پراجیکٹ کے کام کو تیز کرنے کی خواہش مند ہے جس سے لاکھوں لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور سامان و مسافر لانے اور لے جانے کی خدمات میں بہتری آئے گی۔

Scanned with CamScanner

جناب سپیکر :

46- اس وقت ملک میں بجلی کی پیداواری گنجائش فاضل ہے مگر ہم ساری کی ساری بجلی کی end user تک ترسیل کرنے کے قابل نہیں ۔ لہٰذا ہماری سرمایہ کاری کی ترجیحات اس بات کو یقینی بنانے کی طرف ہوں گی کہ ہم اس چیلنج پر پورا اترنے کے قابل ہو جائیں۔ اس مقصد کے لیے ہم نے بجٹ میں 118 ارب روپے رکھے ہیں۔ اس بجٹ میں ہماری ترجیحات یہ ہوں گی:

1۔ اسلام آباد West اور لاہور 1000KV North ٹرانسمیشن لائنز کے لیے 7.5ارب روپے۔

2۔ داسو سے 2160 میگا واٹ بجلی پیدا کرنے کے لیے 8.5 ارب روپے۔

3۔ سُکی کناری، کوہالہ ، Mahal ہائیڈرو پاور پراجیکٹس سے بجلی پیدا کرنے کے لیے 5.5 ارب روپے۔

4۔ سیکنڈری ٹرانسمیشن لائنز حیدرآباد اور سکھر کے لیے 12 ارب روپے ۔

47- تاہم اس کے ساتھ ساتھ ہم پہلے سے شروع کیے گئے بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کی تکمیل کرنے کے لیے بھی سرمایہ کاری کریں گے۔ اس میں جامشورو میں کوئلے کی مدد سے 1200 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے پراجیکٹ کے لیے 22 ارب روپے رکھے گئے ہیں، کراچی میں K1 اور K2 منصوبے اور تربیلا ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی پانچویں توسیع کے لیے 16.5 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

مختلف علاقوں کے درمیان ترقی کے فرق کو دور کرنا ۔

جناب سپیکر!

48- حکومت نے پسماندہ علاقوں کی ترقی یقینی بنانے کے لیے خصوصی ترقیاتی پیکیج شروع کیے

Scanned with CamScanner

ہیں تاکہ انہیں ملک کے دیگر ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے۔ یہ پیکیج غیر ترقی یافتہ علاقوں میں غریبوں کی زندگی میں بہتری لانے کے وزیر اعظم کے ویژن کے عکاس ہیں۔اس مقصد کے لیے 100 ارب روپے تجویز کیے جارہے ہیں۔ ان پیکیجز میں درج ذیل منصوبے شامل ہیں:

1۔ **جنوبی بلوچستان کے لیے ترقیاتی پلان:**

یہ پیکیج 601 ارب روپے کی لاگت سے 199 منصوبوں کی فنڈنگ پر مشتمل ہے۔ ہم بجٹ میں اس کے لیے 20 ارب روپے رکھ رہے ہیں۔

2۔ **کراچی Transformation پلان:**

اس پلان کی منظوری 739 ارب روپے کے کل حجم پر مبنی ہے جس کے لیے وفاقی حکومت PSDP میں سے 98 ارب روپے دے گی جب کہ سرکاری و نجی شعبے کے اشتراک سے 509 ارب روپے اور سپریم کورٹ فنڈ سے 125 ارب روپے شامل ہوں گے۔ اس پلان کے تحت نالوں، دریاؤں، سڑکوں کی تعمیر mass transit پراجیکٹس اور واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

3۔ **گلگت بلتستان کی Socio-Economic ڈیویلپمنٹ:**

یہ پلان 162 ارب روپے کی لاگت سے 29 پراجیکٹس پر مشتمل ہے۔ اس بجٹ میں اس کے لیے 40 ارب روپے مختص کیے جارہے ہیں۔

4۔ **سندھ کے 14 سے زائد اضلاع کے لیے ترقیاتی منصوبہ:**

اس پلان کے تحت 444 ارب روپے کی لاگت سے 107 منصوبوں کی تکمیل کی جائے گی۔ ان سکیموں کے ذریعے مختلف علاقوں کی Connectivity، بجلی کی سپلائی، اعلیٰ تعلیم کی فراہمی، Skills کی بہتری، نوجوانوں کے لیے سپورٹس کی سہولیات اور علاقے میں زرعی شعبے کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے کے لیے

Scanned with CamScanner

آبی وسائل کی تعمیر ہمارا نصب العین ہے۔ اس سال بجٹ میں اس مقصد کے لیے 19.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

5۔ خیبر پختونخوا کے نئے ضم شدہ اضلاع:

حکومت خیبر پختونخوا کے نئے ضم شدہ اضلاع کی ترقی کو خاص اہمیت دیتی ہے اور اگلے مالی سال کے بجٹ میں ان اضلاع کی ترقی کے لیے 54 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ ان میں سے 30 ارب روپے دس سالہ ترقیاتی پلان کے لیے ہیں۔

پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اور PSDP Plus:

جناب سپیکر!

49۔ ہماری حکومت ترقی کے عمل میں نجی شعبے کی شمولیت کی اہمیت کو تسلیم کرتی ہے۔ چونکہ ہم شفاف اور accountable حکمرانی پر یقین رکھتے ہیں لہٰذا قومی منصوبوں میں مختلف سرمایہ کار خاصی دلچسپی رکھتے ہیں۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ اتھارٹی کے پاس مختلف مراحل میں 50 پراجیکٹس موجود ہیں جن کی مجموعی لاگت تقریباً 2,000 ارب روپے ہے۔ ان میں ریلوے، سڑکیں، لاجسٹکس، سائنس و ٹیکنالوجی، پانی، ایوی ایشن اور صحت وغیرہ کے منصوبے شامل ہیں۔ سیالکوٹ تا کھاریاں اور سکھر تا حیدرآباد موٹر وے پر کام 233 ارب روپے کے بجٹ کے ساتھ ریکارڈ ٹائم میں شروع کر دیا گیا ہے۔ 710 ارب روپے کے مزید 6 پراجیکٹس پر کام سال 2021-22ء میں شروع ہوگا۔ حکومت ان منصوبوں کی تکمیل کے لیے 61 ارب روپے Viability Gap Fund کی مد میں ادا کرے گی۔ یہ رقم گرانٹ کے طور پر دی جائے گی کیونکہ ان منصوبوں کا معاشی طور پر جواز تو موجود ہے مگر مالی لحاظ سے ایسا کرنا بہت مشکل ہے۔

Scanned with CamScanner

موسمیاتی تبدیلی کے چیلنج کا مقابلہ

جناب سپیکر!

50- اگرچہ پاکستان میں کاربن کا اخراج کم ہے مگر اسے ان دس ممالک میں سے ایک گردانا جاتا ہے جو موسمیاتی تبدیلی سے بہت زیادہ متاثر ہیں۔ اس حکومت نے بلین ٹری سونامی کے نام سے ایک خصوصی منصوبہ شروع کر رکھا ہے۔ بجٹ 2021-22 ء میں ہم اس اہم منصوبے کے لیے 14 ارب روپے مختص کر رہے ہیں۔

سماجی شعبہ

جناب سپیکر!

51- وزیراعظم عمران خان سماجی شعبے کی ترقی کو بہت ترجیح دیتے ہیں۔ صحت، تعلیم، Sustainble Development Goals کا حصول، موسمیاتی تبدیلی اس سلسلے میں چند اہم شعبہ جات ہیں ۔ اس مقصد کے لیے PSDP کی مد میں 118 ارب روپے تجویز کیے گئے ہیں۔ ان میں 30 ارب روپے صحت کے لیے، 44 ارب روپے ہائیر ایجوکیشن کے لیے، 68 ارب روپے sustainable development goals کے حصول کے لیے اور 16 ارب روپے environment کو بہتر بنانے کے لیے رکھے گئے ہیں۔ یہ رقوم احساس پروگرام کی مد میں کیے جانے والے اخراجات کے علاوہ ہیں۔

بجٹ 2021-22ء کے نمایاں خدوخال

جناب سپیکر!

52- بجٹ 2021-22 ء کے نمایاں خدوخال کچھ یوں ہیں۔

Scanned with CamScanner

(1) gross revenue کا تخمینہ 7,909 ارب روپے ہے جبکہ اس کے مقابلے میں 2020-21ء کے لیے نظرثانی شدہ تخمینہ جات 6,395 ارب روپے ہیں۔ یہ گزشتہ سال کے نظرثانی شدہ محاصل کے تخمینہ کے مقابلے میں مجموعی محاصل میں 24 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ ہے۔

(2) FBR محاصل میں 24 فیصد کے اضافے کے ساتھ 4,691 ارب روپے سے بڑھ کر 5,829 ارب روپے کا اضافہ متوقع ہے۔ میں اپنی تقریر کے حصہ دوم میں ٹیکس پالیسی کی وضاحت پیش کروں گا اور بتاؤں گا کہ ہم یہ ہدف کیسے حاصل کریں گے۔

(3) نان ٹیکس ریونیو کے 22 فیصد تک بڑھنے کی توقع ہے۔

(4) وفاقی ٹیکسوں میں صوبوں کا حصہ گزشتہ سال کے 2,704 ارب روپے سے بڑھ کر 3,411 ارب روپے رہے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نظرثانی شدہ تخمینہ جات کے مقابلے میں 707 ارب روپے یا 25 فیصد اضافی رقم صوبوں کو فراہم کی جائے گی۔ اس کی وجہ سے صوبے ترقی، صحت، تعلیم، بہبود آبادی، نوجوانوں اور خواتین کی ترقی، کھیلوں، مزدوروں کی فلاح وغیرہ جیسے سماجی شعبوں پر وسائل خرچ کرنے کے قابل ہوں گے۔

(5) صوبوں کو transfer کرنے کے بعد net وفاقی محاصل کا تخمینہ 4,497ارب روپے ہے جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال نظرثانی شدہ تخمینہ جات کے مطابق net فیڈرل ریونیو 3,691 ارب روپے تھے۔ اس سے net وفاقی محاصل میں 22 فیصد کے اضافے کی عکاسی ہوتی ہے۔

(6) وفاقی اخراجات 8,487 ارب روپے رہیں گے جبکہ اس کے مقابلے میں 2020-21ء کے نظرثانی شدہ اخراجات 7,341 ارب روپے تھے۔ ان اعداد د

Scanned with CamScanner

شمار سے وفاقی اخراجات میں 15 فیصد کا اضافہ ظاہر ہورہا ہے۔ ایسے وقت میں جب قوم اپنی تاریخ کے مشکل دور سے گزر رہی ہے ضروری ہے کہ حکومتی اخراجات میں کمی لائی جائے اور ان کی افادیت یقینی بنائی جائے۔ لہٰذا ہم اپنے دورحکومت میں کفایت شعاری کے اقدامات جاری رکھیں گے۔

(7) رواں اخراجات کا تخمینہ 6,561ارب روپے سے بڑھ کر 7,523ارب رہنے کی توقع ہے، جس سے رواں اخراجات میں 14 فیصد کا اضافہ ظاہر ہو رہا ہے۔ رواں اخراجات میں سے سود کی ادائیگی اور کوویڈ 19- پر ایک بار اخراجات کو نکال کر رواں اخراجات میں 12 فیصد کا اضافہ متوقع ہے۔

(8) سبسڈیز کا تخمینہ 682 ارب روپے لگایا گیا ہے جن میں نظرثانی شدہ تخمینہ جات کے مطابق 430 ارب روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ ان میں independent power producers کو کی جانے والی ادائیگیاں، ٹیرف کے فرق کی بناء پر دی جانے والی سبسڈی اور خوراک کی اشیاء پر دی جانے والی سبسڈی شامل ہیں۔

(9) احساس پروگرام کے لیے مختص رقوم جن میں پاکستان بیت المال اور Poverty Alleviation Fund کے لیے مختص رقوم شامل ہیں۔ ان میں مالی سال 2020-21 ء کے نظرثانی شدہ 210 ارب روپے کے تخمینہ جات سے اضافہ کر کے 260 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ 24 فیصد کے اضافہ پر مبنی ہے۔ یہ اب تک معاشرے کے کم آمدنی والے طبقات کے لیے مختص کردہ سب سے زیادہ رقم ہے۔ ایسا کرنا ایسے وقت میں نہایت ضروری ہے جب مفلس اور پسماندہ طبقات covid-19 سے ہونے والی بری صورتحال سے متاثر ہیں۔

(10) جیسا کہ میں پہلے گوش گزار کر چکا ہوں وفاقی ترقیاتی بجٹ 630 ارب روپے سے بڑھا کر 900 ارب روپے کیا جا رہا ہے جو کہ تقریباً 40 فیصدکا

Scanned with CamScanner

اضافہ ہے۔

(11) سال 2021-22ء کا مجموعی بجٹ خسارہ 6.3 فیصد رہنے کی توقع ہے جبکہ اس کے مقابلے میں رواں مالی سال کے نظرثانی شدہ تخمینہ جات کے مطابق بجٹ خسارہ 7.1 فیصد رہنے کا تخمینہ ہے۔

(12) Primary deficit کا ہدف 0.7 فیصد ہے جو کہ رواں سال کے نظرثانی شدہ تخمینہ کے مطابق 1.2 فیصد لگایا گیا ہے۔

(13) Primary deficit کا یہ ہدف مقرر کرکے ہماری حکومت تین سالوں میں پرائمری deficit میں 3.2 فیصد کی کل کمی لانے میں کامیاب رہے گی جو کہ 2018-19ء میں 3.8 فیصد تھا۔ covid-19 کے باوجود حکومت نے پرائمری deficit میں کمی لانے کا عمل جاری رکھا ہے۔ جناب سپیکر یہ ایک قابل ستائش کامیابی ہے۔

جناب سپیکر!

53- بجٹ 2021-22ء میں ہماری اہم اخراجاتی ترجیحات حسب ذیل ہوں گی:

(1) **Vaccination**: اپنے لوگوں کو covid-19 سے محفوظ رکھنے کے لیے تقریباً 1.1 ارب ڈالر ویکسین کی درآمد پر خرچ کئے جائیں گے۔ ہمارا ابتدائی ہدف جون 2022ء تک 10 کروڑ لوگوں کو Vaccinate کرنا ہے۔

(2) یونیورسل ہیلتھ کوریج: وزیراعظم کی یونیورسل ہیلتھ کوریج سکیم میں صوبوں کے تعاون سے مزید وسعت لائی جائے گی۔ چند سال قبل خیبر پختونخوا حکومت کی طرف سے شروع کئے جانے والے ہیلتھ انشورنس پروگرام نے کم آمدنی والے طبقے کی زندگیوں کو بدل کر رکھ دیا ہے جو اب مشہور سرکاری اور نجی ہسپتالوں سے مفت

Scanned with CamScanner

علاج کی خدمات حاصل کر رہے ہیں۔

(3) **SME سپورٹ پروگرام:** SMEs کو کاروبار میں خطرات شیئر کرنے اور بلاضمانت قرضوں کی فراہمی کے لیے بہت سی سکیمیں تجویز کی گئی ہیں، جن کے لیے 12 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

(4) **کامیاب پاکستان پروگرام:** اس پروگرام کے لیے بجٹ میں 10 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ تاہم اس پروگرام کی کامیابی کی صورت میں مزید رقم فراہم کی جائے گی۔

(5) **Anti Rape Fund:** وزیراعظم کی طرف سے خصوصی ہدایات پر Anti Rape Fund قائم کیا جا رہا ہے جس کے لیے ابتدائی طور پر 100 ملین روپے کی رقم رکھی گئی ہے جس میں بعد میں اضافہ کیا جائے گا۔

(6) **اعلیٰ تعلیم:** رواں بجٹ کے لیے HEC کو 66 ارب روپے کی رقم مہیا کرنے کی تجویز ہے اور ترقیاتی بجٹ کے لیے اسے 44 ارب روپے فراہم کیے جائیں گے۔ بعد ازاں اس میں 15 ارب روپے کا اضافہ کر دیا جائے گا۔

(7) **export سیکٹر کے لیے support فنڈ:** برآمداتی شعبے کو مختلف سکیموں کے تحت support فراہم کرنے کا عمل جاری رکھا جائے گا۔

(8) **سرکاری اداروں کے لیے امداد:** اگرچہ PIA اور سٹیل ملز کے خسارے میں بہتر مینجمنٹ کے ذریعے کمی لائی گئی ہے مگر انہیں ابھی بھی وفاقی حکومت کی طرف سے مالی امداد درکار ہے۔ PIA کے لیے 20 ارب اور سٹیل ملز کے لیے 16 ارب روپے بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔

(9) **خصوصی علاقوں کے لیے امداد:** آزاد جموں وکشمیر کے لیے بجٹ میں رقم 54 ارب روپے سے بڑھا کر 60 ارب روپے کر دی گئی ہے۔ گلگت بلتستان کے لیے

Scanned with CamScanner

بجٹ 32 ارب روپے سے بڑھا کر 47 ارب کرنے کی تجویز ہے۔ مزید برآں، سندھ کو 19 ارب روپے کی خصوصی گرانٹ اور بلوچستان کو ان کے NFC حصے کے علاوہ مزید 10 ارب روپے فراہم کیے جائیں گے۔

(10) مردم شماری: 2022ء میں نئی مردم شماری کرانے کے لیے 5 ارب روپے کی رقم وفاقی حصے کے طور پر تجویز کی جاتی ہے۔

(11) **لوکل گورنمنٹ الیکشن:** مقامی حکومتوں کے انتخابات کے انعقاد کے لیے 5 ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

(12) **Covid-19 ایمرجنسی فنڈ:** Covid-19 سے متعلقہ امور کے لیے 100 ارب روپے تجویز کیے جا رہے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حصہ دوم

جناب سپیکر!

54۔ وسائل بالخصوص ٹیکس ریونیو کو mobilize کرنا ہماری معاشی پالیسی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ٹیکس رجیم کو ری سٹرکچر کرنا اور ٹیکس انتظامیہ کو مزید فعال کرنا ہماری بنیادی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ ہمارے ٹیکس نظام پر اعتماد کی کمی کی وجہ سے یہ اقدامات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

55۔ proposed ٹیکس پالیسی نئے ٹیکس گزاروں کی نشاندہی کے بعد ٹیکس نیٹ میں اضافہ، ٹیکس استثنیٰ اور مراعات سے متعلقہ شقوں کا gradual خاتمہ اور ٹیکس شرح میں کمی پرزور دے گی۔ ہم موجودہ ٹیکس گزاروں کا بھی تحفظ کریں گے تاکہ اُن کے واجب الادا ٹیکس پر مزید کوئی بوجھ نہ ڈالا جائے۔

56۔ ہماری ٹیکس پالیسی نیچے دیئے گئے اصولوں پر مبنی ہوگی۔

(1) ہم Self assessment scheme کو اس کی اصل شکل میں بحال کریں گے جس کا مطلب ہے کہ ہر شخص اپنی tax return خود بنا کر FBR کو بھیجے گا۔ اگر FBR کے پاس اس کے خلاف کوئی مصدقہ معلومات نہ ہوں جو گوشوارے میں درج ہیں تو تمام

Scanned with CamScanner

ٹیکس گوشوارے Assessment Orders سمجھے جائیں گے۔ بصورت دیگر گوشوارے کو آڈٹ میں بھیج دیا جائے گا۔

(2) خود تشخیصی سکیم کے تحت گوشواروں کو آڈٹ کے لئے صرف Automated Risk Based Selection Procedure کے ذریعے منتخب کیا جائے گا۔

(3) ای آڈٹ سسٹم کے تحت آڈٹ کے لئے باہر سے آڈیٹرز کا انتخاب کیا جائیگا۔

(4) آڈٹ بہت سنجیدگی سے کیا جائے گا اور جان بوجھ کر چھپائی گئی معلومات یا ٹیکس چوری مجرمانہ تصور ہوگی جس پر جیل جانے کی سزادی جائے گی۔

(5) ٹیکس گزاروں کو ہراساں کرنے والے کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

(6) آمدنی پر ٹیکس (Income Tax) اور اخراجات پر ٹیکس (Sales Tax)، ٹیکس جمع کرنے کے لیے Primary Instruments ہیں۔

(7) ہم ٹیکس مشینری کو ٹیکس چوری کرنے والوں کے خلاف اور ٹیکس نیٹ میں شامل نہ ہونے والوں کے خلاف مزید متحرک کریں گے۔ ہم انفارمیشن ٹیکنالوجی کا بھرپور استعمال کریں گے تاکہ نئے ٹیکس گزاروں

Scanned with CamScanner

کی نشاندہی ہو سکے اور الیکٹرانک رابطہ کے ذریعے اُن تک پہنچیں گے تاکہ انسانی عمل دخل کا خاتمہ ہو۔

(8) Taxation میں Progressivity کو مزید تقویت دی جائے گی امیروں کو کہا جائے گا کہ وہ اپنے حصہ کا واجب الادا ٹیکس ادا کریں۔ طاقت ور گروپس کو ملنے والی ٹیکس چھوٹ کا خاتمہ کیا جائے گا۔

(9) تنخواہ دار طبقہ پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جائے گا۔

(10) ٹریک اینڈ ٹریس کے نظام کو ابتدائی طور پر چار صنعتوں کے لئے شروع کیا جائے گا لیکن بعد میں تمام صنعتی اور تجارتی سرگرمیوں میں استعمال کیا جائے گا۔

(11) ہماری حکمت عملی کا بنیادی جزو GST نیٹ میں اضافہ کرنا ہے۔اس سلسلے میں ہم اُن تمام ریٹیل اور ہول سیل ٹرانزیکشنز کو ٹیکس نیٹ میں شامل کریں گے جو کہ ڈیجیٹیل اور الیکٹرانک ادائیگی کے نظام سے منسلک ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم تاجروں کی ایف بی آر کے پوائنٹ آف سیل نظام سے منسلک ہونے کے لئے مدد کریں گے۔

(12) ہم کسٹمرز کے لئے ہر ماہ قرعہ اندازی کے بعد Sales Tax Receipts پر انعامات تقسیم کریں گے۔ ہم نے ایف بی آر میں خصوصی سیل بنایا ہے جس میں ریٹیل کاروبار سے منسلک ماہرین اور ایف بی آر کے قابل افسران شامل ہیں جو کہ اس پلان پر عمل درآمد

Scanned with CamScanner

کرائیں گے۔

(13) پاکستان سنگل ونڈو پراجیکٹ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس اقدام سے امپورٹس اور ایکسپورٹس کی کلیئرنس سنگل پورٹل کے ذریعے ممکن ہوگی جس سے کارگو کلیرنس جلد از جلد ممکن ہوگی۔

(14) سروسز پر سیلز ٹیکس میں ہم آہنگی لانے کے لئے صوبوں کے ساتھ مشاورت کے بعد عملی اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔

(15) ہم ٹیکس نظام کو مزید سادہ بنانے کے لئے نیا سادہ ٹیکس ریٹرن فارم اور نئے ٹیکس کوڈ اور قوانین لے کر آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

57۔ اب میں ٹیکس سے متعلق finance bill میں شامل کی گئی تجاویز کا اعلان کروں گا۔

سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی

58۔ سیلز ٹیکس اور فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں ہم مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہے ہیں۔

59۔ **گھریلو صنعت کے سالانہ ٹرن اوور میں اضافہ**

چھوٹا کاروبار ہماری معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے جو کہ نہ صرف بڑھتی ہوئی آبادی کو روزگار کے مواقع فراہم کرتا ہے اور ذریعہ روزگار فراہم کرتا

Scanned with CamScanner

ہے بلکہ معاشی نمو کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔ چھوٹے کاروبار کو سہولت دینے کے لئے سالانہ ٹرن اوور کی سطح میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اب 10 ملین روپے تک کی سالانہ ٹرن اوور والی گھریلو صنعت کو سیلز ٹیکس میں رجسٹرڈ ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس سے پہلے 3 ملین تک ٹرن اوور رکھنے والے چھوٹے کاروبار کو بھی سیلز ٹیکس میں رجسٹرڈ ہونا پڑتا تھا اور ماہانہ بنیادوں پر سیلز ٹیکس گوشوارے داخل کرنا پڑتے تھے۔

ease of doing business کے اقدامات

جناب سپیکر!

60 ۔ رجسٹرڈ افراد کی سہولت اور کاروباری آسانی میں اضافہ کے لیے ہم نے بہت سی سکیمیں متعارف کی ہیں۔

i) ٹیکس قانون کی شق 73 کے تحت واجبات اور وصولیوں کی CONSTRUCTIVE PAYMENT کی اجازت

ii) فرنیچر کے کاروبار سے منسلک Tier-I ریٹیلر دوکان کے رقبہ میں دوگنا اضافہ

iii) ریفنڈز کی ادائیگی میں تاخیر کے لیئے معاوضے کے دائرہ کار میں اضافہ اور

iv) واجب الادا سیلز ٹیکس کو ایڈوانس ادائیگی سے استثنیٰ

Scanned with CamScanner

سیکشن 8B کے تحت ان پُٹ ٹیکس ایڈجسٹمنٹ پر پابندی میں نرمی

جناب سپیکر!

61۔ کاروباری طبقہ کا سیلز ٹیکس قانون کے تحت ان پٹ ٹیکس الاؤنس میں پابندی کے خاتمہ کا دیرینہ مطالبہ رہا ہے۔ تاہم ویلیو ایڈڈ ٹیکس (VAT) ماڈل پر MINIMUM VALUE ADDITION کی اہمیت کے پیش نظر یہ تجویز ہے کہ اس پابندی کو بہت زیادہ REGULATED کارپوریٹ سیکٹر جیسے پبلک لمیٹڈ کمپنیز جو کہ پاکستان سٹاک ایکسچینج میں درج ہیں، پر سے ہٹا دیا جائے۔ یہ تجویز کارپوریٹ معیشت اور ریگولیٹڈ کارپوریٹ سیکٹر کی سہولت کی طرف ایک بڑی پیش رفت ہے۔

مقامی طور پر بنائی جانے والی 850 سی سی تک کاروں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ اور Sales Tax میں کمی

62۔ مقامی طور پر بنائی جانے والی کاروں کی بڑھتی ہوئی قیمتیں کم آمدن گھرانوں کے لیے پریشانی کا باعث ہیں۔اس لیے مقامی طور پر بنائی جانے والی 850 سی سی تک کی کاروں کو فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی سے چھوٹ دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے لیے سیلز ٹیکس کی شرح 17 فیصد سے کم کر کے 12.5 فیصد کی جا رہی ہے اور

Scanned with CamScanner

Value Added Tax کا خاتمہ کیا جا رہا ہے۔

ضم شدہ اضلاع کی صنعتوں کے لیے فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ

63- 2019ء کے فنانس ایکٹ کے ذریعے خوردنی تیل، گھی اور فولاد کی مصنوعات پر فیڈرل ٹیکس لگایا گیا تھا تاکہ ملک بھر میں سب صنعتوں کے لیے برابری کا ماحول ہو۔ تاہم وفاقی اور صوبائی قبائلی علاقوں میں موجود صنعتوں کی طرف سے اس پر اعتراضات اٹھائے گئے ہیں۔ اس لیے ان شعبوں کے لیے VAT MODE میں فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی واپس لی جا رہی ہے۔

آئی ٹی کی خدمات کی برآمدات کے لیے Zero Rating کی اجازت

64- IT اور IT پر انحصار کرنے والی خدمات کی برآمدات کو فروغ دینے کے لیے ICT (Tax on Services) Ordinance, 2001 میں تبدیلی کرتے ہوئے ان خدمات کو Zero Rating کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔

پھلوں کے رس پر عائد فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا خاتمہ:

65- فنانس ایکٹ 2019 ء کے ذریعے پھلوں کے رس پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نافذ کی گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ وباء کی وجہ

Scanned with CamScanner

سے اس شعبے کو مشکل صورتحال کا سامنا ہے۔اس شعبے کو سہولت پہنچانے کے لیے پھلوں کے رس پر عائد فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی واپس لی جا رہی ہے۔

قرآن پاک کی اشاعت میں استعمال ہونے والے کاغذ پر چھوٹ کے دائرہ کار کو وسیع کرنا۔

66۔ قرآن پاک کی پائیدار اور اچھی کوالٹی کے کاغذ پر پرنٹنگ اور اشاعت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اس سلسلے میں قرآن پاک کی پرنٹنگ اور اشاعت کے لیے استعمال ہونے والے اچھی کوالٹی کے آرٹ اور پرنٹنگ پیپر کی درآمد پر چھوٹ دے دی گئی ہے۔

بجلی کی گاڑیوں کے فروغ کے لیئے ٹیکس ترغیبات۔

67۔ ماحولیاتی مسائل کے تدارک، پٹرول پر انحصار کو کم کرنے اور جنرل پبلک کو سستی ٹرانسپورٹ فراہم کرنے کی غرض سے حکومت پاکستان بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کے استعمال اور مینوفیکچرنگ کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیئے بہت زیادہ ٹیکس مراعات اور ٹیکس چھوٹ تجویز کی جارہی ہیں۔ اِن میں الیکٹرک گاڑیوں کی مقامی مینوفیکچرنگ کے لیئے CKD KITS کی درآمد پر ٹیکس کی چھوٹ، مقامی طور پر تیار کی گئی الیکٹرک گاڑیوں کیلیئے سیلز ٹیکس کی شرح میں 17 فیصد سے 1 فیصد تک کمی، الیکٹرک گاڑیوں اور CKD KITS کی درآمد پر ویلیو ایڈیشن ٹیکس کی چھوٹ اور چار

Scanned with CamScanner

پہیوں والی الیکٹرک گاڑیوں پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ، شامل ہیں۔

AUTO-DISABLE SYRINGES اور آکسیجن سلنڈرز پر سیلز ٹیکس چھوٹ۔

68۔ ہم سب جانتے ہیں کہ کووڈ-19 نے تمام بنی نوع انسان اور عالمی معیشت کو بُری طرح متاثر کیا ہے۔ اس جان لیوا وائرس اور دوسری خطرناک بیماریاں جیسا کہ ہیپاٹائٹس کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیئے کئی اقدامات اٹھائے گئے ہیں جن میں AUTO DISALBE SYRINGES اور ان کے خام مال اور آکسیجن سلنڈرز پر ٹیکس چھوٹ شامل ہے۔

سپیشل ٹیکنالوجی زونز کو چھوٹ۔

69۔ وزیراعظم پاکستان اور وفاقی حکومت پرعزم ہیں کہ پائیدار معاشی نمو اورغربت میں کمی کا حصول ٹیکنالوجی میں ترقی سے ممکن ہے۔ اس مقصد کے لیئے ملک بھر میں خصوصی ٹیکنالوجی زونز قائم کیئے جا رہے ہیں۔ ان انفارمیشن ٹیکنالوجی زونز میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کے لیئے پلانٹ، مشینری، سازوسامان اور خام مال کی درآمد پر ٹیکس چھوٹ کی تجویز ہے۔

زرعی اجناس کے ذخیرہ گوداموں کو چھوٹ۔

70۔ زرعی ملک ہونے کے باوجود فوڈ سیکورٹی کو قائم رکھنا ہماری حکومت کے لیئے ایک بڑا چیلنج ہے۔ دیہی علاقوں میں کسانوں کو غلہ سٹوریج کی سہولت دینے اور اشیاء

Scanned with CamScanner

کی شیلف لائف کو بہتر کرنے کے لئے یہ تجویز ہے کہ مقامی طور پر تیار کیئے گئے گوداموں کو ٹیکس چھوٹ دے دی جائے۔ یہ اقدام وزیر اعظم پاکستان کے زرعی ترقیاتی منصوبے کے ویژن کے عین مطابق ہے۔

ٹیلی کام خدمات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں چھوٹ۔

71۔ عوام کو ریلیف اور کاروبار میں سہولت دینے کے لیئے ٹیلی مواصلات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی شرح میں 17 فیصد سے 16 فیصد کمی کی تجویز ہے۔

مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ پر FED کی چھوٹ۔

72۔ بینکوں کی طرف سے پوائنٹ آف سیلز (POS) پر مرچنٹ ڈسکاؤنٹ ریٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی چھوٹ کی تجویز ہے تاکہ پوائنٹ آف سیلز مشینوں کے ذریعے کاروبار کی حوصلہ افزائی ہو۔

منسلک TIER-1 ریٹیلرز سے خریداری کرنے والے کسٹمرز کے لیئے پرائز سکیم کا اعلان

73۔ ہماری حکومت کا ایک مشکل کام Informal Economy کا خاتمہ اور ڈیجیٹل معیشت کی حوصلہ افزائی ہے۔ ہم بہت سے ٹیکس اقدامات اور مراعات متعارف کر رہے ہیں تاکہ ڈیجیٹل معیشت کو فروغ ملے۔

74۔ ہماری حکومت کا ایک بڑا قدم TIER-1 ریٹیلرز کا خیال پیش کرنا اور اُن کو ایف بی آر کے ساتھ منسلک کرنا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں حوصلہ افزا نتائج اور کافی حد

Scanned with CamScanner

تک ریونیو حاصل ہوا ہے۔

75۔ اِس سال مزید سہولیات اور مراعات دینے کی وجہ سے امید ہے کہ جلد ہی باقی ماندہ ریٹیلرز بھی ایف بی آر کے ساتھ منسلک ہو جائیں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیئے ایف بی آر سے Integrated Tier-1 Retailers سے خریداری کرنے والوں کے لیئے انعامی سکیم کی تجویز ہے۔ ماہانہ بنیادوں پر 250 ملین روپے کے انعامات قرعہ اندازی کے بعد اُن کسٹمرز کو دیئے جائیں گے جن کے پاس ایف بی آر سے منسلک شدہTIER-1 ریٹیلرز کی طرف سے دی گئی الیکٹرانک رسید موجود ہو۔ یہ انعامی سکیم ریٹیلرز کو اصل سیلز ٹیکس انوائس جاری کرنے کی طرف مائل کرے گی جس سے حکومتی ریونیو میں اضافہ ہوگا۔

ای کامرس لین دین کو سیلز ٹیکس نیٹ میں شامل کرنا۔

76۔ کووڈ-19لاک ڈاؤن کی وجہ سے آن لائن مارکیٹ کے ذریعے غیر معمولی فروخت دیکھنے میں آئی ہے۔ تاہم ملکی ریونیو کے اضافے میں اِن ای کامرس ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کا حصہ نہایت معمولی ہے۔ یہ تجویز ہے کہ آن لائن مارکیٹ کے ذریعے اس تھرڈ پارٹی فروخت کو سیلز ٹیکس کے دائرہ کار میں لایا جائے۔

مخصوص سیکٹرز کے برانڈز کی رجسٹریشن۔

77۔ ملک کو درپیش ایک بڑا مسئلہ مارکیٹ میں جعلی اشیاء بالخصوص جعلی سگریٹس کی دستیابی ہے۔ گو کہ اس سلسلے میں ہم نے ٹریک اینڈ ٹریس نظام کو متعارف کر دیا ہے،

Scanned with CamScanner

جس پر عمل درآمد کو حتمی شکل دی جا رہی ہے تاہم قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیئے سخت اقدامات اٹھاتے ہوئے مختلف برانڈز کو لائسنس حاصل کرنے کے لیئے رجسٹریشن کا پابند کیا جائے گا۔ اس اقدام کی بدولت مخصوص اشیاء کے مینوفیکچررز کو پابند کیا جائے گا کہ وہ اپنے برانڈز کو ایف بی آر کے ساتھ رجسٹرڈ کروائیں۔ اس طرح غیر رجسٹرڈ برانڈز جعلی اشیاء تصور کی جائیں گی جن کو ضبط اور ضائع کر دیا جائے گا۔

ٹیلی مواصلات خدمات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کا نفاذ:

78- پچھلے کچھ عرصے میں ٹیلی مواصلات کے شعبے میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ اس شعبے سے جائز حد تک Revenue حاصل کرنے کے لیے 3 منٹ سے زائد جاری رہنے والی موبائل فون کالز، انٹرنیٹ ڈیٹا کے استعمال اور SMS پیغامات پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی نافذ کی جا رہی ہے۔ اس سے آبادی کے ایک بڑے حصے پر معمولی ٹیکس نافذ ہوگا۔

چینی کو تھرڈ شیڈیول میں شامل کرنا۔

79۔ چینی جو کہ بنیادی خوراک STAPPLE FOOD کا حصہ تو نہیں لیکن یہ پھر بھی پاکستان میں لاکھوں افراد کا کیلوری حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔حال ہی میں چینی کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے تاہم اس اضافہ سے ملکی خزانے میں اضافہ نہیں ہوا، جس کی وجہ یہ ہے کہ چینی کی قیمت سیلز ٹیکس سے متناسب نہیں ہے بلکہ سیلز ٹیکس 60روپے فی کلوگرام پر موقوف ہے جو کہ اصل مارکیٹ پرائس سے بہت کم ہے۔ اس بے ضابطگی کو دور کرنے کے لیئے تجویز ہے کہ چینی کو سیلز ٹیکس ایکٹ

Scanned with CamScanner

کے تھرڈ شیڈول میں شامل کر لیا جائے تاکہ ٹیکس اصل مارکیٹ قیمت پر لاگو ہو۔ اس اقدام سے نہ صرف واجب الادا ٹیکس ادائیگی یقینی ہو گی بلکہ پرائس کنٹرول کا ایک مربوط نظام وضع کیا جا سکے گے۔

ٹیکس استثنیٰ اور کم شرح ٹیکس کی واپسی:

80۔ حکومت پاکستان ٹیکس قوانین میں غیر جانبداری اور انصاف کے اصولوں پر عمل پیرا ہے۔ مختلف مواقع پر یہ بات سامنے لائی گئی ہے کہ بہت سی ٹیکس چھوٹ اور مراعات جو کہ ٹیکس قوانین کے تحت دی گئی ہیں، اِن ٹیکس مراعات کے باعث نہ کوئی معاشرتی، معاشیاتی ترقی حاصل ہوئی بلکہ حکومتی ریونیو کو نقصان پہنچا ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے سیلز ٹیکس میں دی گئی چھوٹ و مراعات کا از سرنو جائزہ لیا ہے اور بہت سی غیر ضروری اشیاء کو چھوٹ کے دائرہ کار سے نکالنے کی نشاندہی کی ہے۔ اسی طرح کم شرح ٹیکس والی اشیاء کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس جائزے کے تحت تعلیم، خوراک وغیرہ کی دستیاب چھوٹ کو برقرار رکھا گیا ہے۔ تفصیلات فنانس بل میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ری کلیمڈ لیڈ RECLAIMED LEAD اور استعمال شدہ لیڈ بیٹریوں LEAD BATTERIES پر سیلز ٹیکس ود ہولڈنگ کا نفاذ۔

جناب سپیکر!

81۔ موجودہ وقت میں ری کلیمڈ لیڈ RECLAIMED LEAD اور استعمال

Scanned with CamScanner

شدہ بیٹریوں سے وابستہ سیکٹر ایک غیر منظّم سیکٹر ہونے کی وجہ سے ملکی ریونیو اضافہ میں بہت کم حصہ ڈال رہا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے سپلائرز غیر رجسٹرڈ افراد ہیں۔ اس ریونیو کے نقصان کو ختم کرنے اور واجب الادا ٹیکس کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیئے اس سیکٹر پر سیلز ٹیکس ود ہولڈنگ کے نفاذ کی تجویز ہے۔

انکم ٹیکس

جناب سپیکر!

82۔ اب میں انکم ٹیکس سے متعلقہ تجاویز پیش کرتا ہوں۔

ٹیکس اتھارٹیز کے صوابدیدی اختیارات میں کمی

83- انکم ٹیکس اتھارٹیز کے صوابدیدی اختیارات میں کمی کی تجویز ہے

1) ٹیکس حکام ٹیکس آڈٹ کے لئے منتخب نہ ہونے والے کیسز کی بھی انکوائری کر سکتے ہیں۔ تجویز ہے کہ انکوائری کرنے کے اس اختیار کو ختم کردیا جائے۔

2) تجویز ہے کہ شوکاز نوٹس کی انجام دہی کے لئے متعین وقت کی حد کو 120 دن کردیا جائے۔

3) تجویز ہے کہ کسٹمر کے ایڈوانس ٹیکس اندازے کو رد کرنے کا اختیار ختم کردیا جائے۔

Scanned with CamScanner

تھرڈ پارٹی آڈٹس Audits

84۔ ٹیکس حکام آڈٹ اور انکوائری کرنے کے بہت سے اختیارات استعمال کرتے ہیں جس سے کاروباری لاگت زیادہ ہوئی ہے اور کاروبار ترقی نہیں کرسکا۔ ان صوابدیدی اختیارات کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایف بی آر کی بجائے تھرڈ پارٹی سے آڈٹ کروایا جائے۔

Automated issuance of Refunds

85۔ ریفنڈز حاصل کرنے کے لئے ٹیکس گزار کو ریفنڈ درخواست فائل کرنا پڑتی ہے اور کاغذات کی تصدیق کروانا پڑتی ہے ۔ٹیکس گزاروں کی سہولت کے لئے خود کار ریفنڈ کے مرکزی نظام کی تجویز ہے۔ جس پر عمل درآمد سے ٹیکس گزار کو نہ تو کوئی ریفنڈ درخواست دینی ہوگی اور نہ ہی تصدیق کے لئے کاغذات دکھانے ہوں گے۔خود کار طریقے سے ریفنڈ کلیم کی تصدیق کے بعد ریفنڈ رقم براہ راست ٹیکس گزار کے بینک اکاؤنٹ میں ڈال دی جائے گی۔

استثنٰی سرٹیفیکیٹ کا فوری اجراء۔

86۔ ٹیکس گزاروں میں استثنٰی سرٹیفیکیٹ کے اجراء میں تاخیر کے حوالے سے تشویش پائی جاتی ہے۔ تجویز ہے کہ کارپوریٹ ٹیکس گزاروں کے استثنٰی سرٹیفیکیٹ کے اجراء کو 15ایام کے اندر یقینی بنایا جائے۔متعین کردہ عرصہ کے گزرنے کے بعد کمپیوٹرائز نظام کے ذریعے خود کار طریقے سے استثنٰی سرٹیفیکیٹ کا اجراء کردیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

الیکٹرانک سماعت (E-Hearing)

87۔ ٹیکس نظام میں انسانی عمل دخل کو ختم کرنے ،تعمیلی لاگت کو کم کرنے اور ٹیکس گزاروں کا قیمتی وقت بچانے کے لئے الیکٹرانک سماعت کے نظام کو متعارف کیا گیا ہے۔ الیکٹرانک سماعت کے دوران اکٹھے کئے گئے ثبوت کی اجازت سے متعلقہ قانونی شقوں کا استعمال زیرِتجویز ہے۔

متبادل تنازعات حل Alternate Dispute Resolution

88۔ قانونی چارہ جوئی اور تنازعات کی کمی کے لئے تنازعات کے حل کی متبادل کمیٹیوں کو مضبوط کرنے کی تجویز ہے ۔ تجویز ہے کہ :

1) ADRC کے دائرہ کار کو وسیع کیا جائے اور ان میں وہ کیسز شامل کئے جائیں جن میں مجرمانہ کارروائی شامل ہو۔

2) کمیٹی کی تشکیل کے لئے درکار وقت کو 60دن سے کم کرکے 30دن تک کردیا جائے۔

3) کیسز کا فیصلہ کرنے اور سفارشات مرتب کرنے کے لئے درکار وقت 120ایام سے کم کرکے 60 ایام کردیا جائے۔

4) کیس (Case) کا تصفیہ نہ ہونے کی صورت میں دوسری کمیٹی کی تشکیل کے اختیارات وضع کیے جائیں گے۔

ٹیکس تعمیل کے لئے ضروریات کو کم کرنا

89۔ ٹیکس گزاروں کو متعدد تعمیلات ادا کرنی ہوتی ہیں۔ وقتاً فوقتاً اُن کو اپنا ٹیکس

Scanned with CamScanner

پروفائل اپڈیٹ کرنا پڑتا ہے۔ اس تعمیل کو پورا کرنے میں وقت اور وسائل استعمال ہوتے ہیں۔ٹیکس گزاروں کو سہولت دینے اور کاروباری آسانی کے لئے تجویز ہے کہ پروفائل اپڈیٹ کی تعمیل کو ختم کردیا جائے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیکس گوشواروں کی صورت میں متعلقہ معلومات پہلے سے ہی دستیاب ہوتی ہیں۔

90۔ اب میں انکم ٹیکس سے متعلقہ ریلیف اقدامات پیش کرتا ہوں۔

ودہولڈنگ ٹیکس رجیم میں 40فیصد کمی

91۔ ماضی میں ڈائریکٹ ٹیکسز کو اِن ڈائریکٹ (Indirect)طریقے سے اکٹھا کرنے کا رجحان رہا ہے۔ یہ نہ صرف لوگوں پر بے جا بوجھ ڈالتا ہے بلکہ معیشت کے دستاویزی سیکٹرز کی Compliance Cost میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ اس وقت ہم تعمیلی لاگت کم کرنے اور ٹیکس نظام کو سہل بنانے کے لئے پرعزم ہیں۔Documented Sector 38 مختلف قانونی شِقوں کے تحت ود ہولڈنگ ٹیکس اکٹھا کرتا ہے۔ تجویز ہے کہ 12 ودہولڈنگ ٹیکس شِقوں کو ختم کردیا جائے۔ ان میں مندرجہ ذیل شامل ہیں۔

1) بینکنگ ٹرانزیکشن
2) پاکستان سٹاک ایکسچینج
3) مارجن Financing
4) ائیر ٹریول سروسز
5) Debitاور کریڈٹ کارڈز کے ذریعے بین الاقوامی ٹرانزیکشنز

Scanned with CamScanner

6) معدنیات کی دریافت

92۔ مزید تجویز ہے کہ دیگر تین شقوں کو بھی موجودہ شقوں کے ساتھ ملادیا جائے تاکہ ٹیکس قوانین کو سادہ بنایا جاسکے۔ یہاں پر یہ بات واضح کرتے جائیں کہ ودہولڈنگ ٹیکسز کے تحت حاصل ہونے والی معلومات اب Documented Sectors سے Data Exchange کے ذریعے سے حاصل ہورہی ہیں۔

موبائل فون کے استعمال پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح میں کمی

93۔ موبائل سروسز پر موجودہ ودہولڈنگ ٹیکس شرح12.5 فیصد ہے ۔ عام شہری پر بوجھ کوکم کرنے کے لئے تجویز ہے کہ اگلے مالی سال کے لئے اس شرح کو کم کرکے 10فیصد کردیا جائے۔ تجویز ہے کہ اس کو بتدریج 8فیصد تک کم کردیا جائے۔

مختلف سروسز (خدمات) پرٹیکس کی شرح میں کمی

94۔ مختلف سروسز پر منافع کا مارجن کم ہے اور عائد ودہولڈنگ شرح بہت زیادہ ہے جس سے اُن کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ تجویز ہے کہ آئل فیلڈ سروسز، Warehousing سروسز، Collateral Mangement Services، Security Services اور ٹریول اینڈ ٹور سروسز پر ودہولڈنگ ٹیکس کی شرح کو 8فیصد سے کم کرکے 3فیصد تک کردیا جائے۔

Disposal of Securities پرکیپٹیل گین ٹیکس میں کمی

95۔ کووڈ۔19وبا کی وجہ سے کیپٹیل مارکیٹ بُری طرح متاثر ہوئی ہے۔ ان دو سالوں میں سٹاک مارکیٹ کو ملنے والی مشکلات کوکم کرنے کے لئے تجویز ہے کہ کیپٹیل

Scanned with CamScanner

گین ٹیکس کی شرح کو 15 فیصد سے کم کر کے 12.5 فیصد تک کر دیا جائے۔

پراپرٹی آمدنی پر نقصانات کی ایڈجسٹمنٹ

96۔ موجودہ قانون کے تحت رواں مالی سال سوائے پراپرٹی اور تنخواہ کی آمدنی کے علاوہ تمام ہیڈز (Heads) میں تجارتی خسارہ آمدنی کے حساب سے ایڈجسٹ ایبل ہے۔ اس وجہ سے بہت سے کاروباروں کو دشواری کا سامنا ہے ۔ اب جبکہ پراپرٹی آمدنی کو نارمل ٹیکس رجیم کے دائرہ کار میں لایا جاچکا ہے لہٰذا رواں مالی سال پراپرٹی سے حاصل ہونے والی آمدنی کے لحاظ سے تجارتی خسارہ ایڈجسٹ ایبل کردیا گیا ہے۔

مختلف اداروں کوٹیکس سے غیر مشروط چھوٹ

97۔ قانون کے تحت مختلف اداروں کو مشروط اور غیر مشروط چھوٹ حاصل ہے۔ تجویز ہے کہ انسان دوست این جی اوز(NGOs) جیسے عبدالستار ایدھی فاؤنڈیشن، انڈس ہسپتال اینڈ نیٹ ورک، Patient's Aid Foundation، سندس فاؤنڈیشن، سٹیزنز فاؤنڈیشن اور علی زیب فاؤنڈیشن وغیرہ کو غیر مشروط ٹیکس چھوٹ دے دی جائے۔

نان ریزیڈینٹس کے لئے مراعات(Non Recognition Rules)

98۔ موجودہ قانون میں نان ریزیڈینٹس Non-Residents جو کسی رشتہ دار سے تحفے کی صورت میں جائیداد حاصل کرتے ہیں یا وراثت یا وصیت سے یا کسی معاہدے کے تحت الگ رہتے ہیں، کے لئے کوئی خاص سہولت موجود نہیں ہے۔ تحفے کی صورت میں یہ وصولی قابلِ ٹیکس بن جاتی ہے۔ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی یہ

Scanned with CamScanner

سب سے بڑی شکایت ہے جس کو حل کرنے کا حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ تجویز ہے کہ ایسی ٹرانسفر پر قانون نہ تو اسے فائدہ شمار کرے گا اور نہ ہی نقصان۔

Minimum Tax کی Rationalization

99۔ انکم ٹیکس آرڈیننس میں ٹرن اوور بنیاد پر متبادل کم از کم ٹیکس کے بارے میں لکھا ہے۔ تین طرح کی تجاویز پیش کی جاتی ہیں۔

i) افراد اور ایسوسی ایشن آف پرسنز کے لئے ٹرن اوور بنیاد پر کم از کم ٹیکس کو 10 ملین سے بڑھا کر 100 ملین کیا جا رہا ہے۔

ii) عمومی ٹیکس شرح کو 1.5 فیصد سے کم کرکے 1.25 فیصد کیا جا رہا ہے جس میں ہر آنے والے سال میں مزید کمی کی جائے گی۔

iii) مخصوص سیکٹرز جیسے FMCG اور ریفائنریز کے ریٹیلرز کے لئے ٹیکس شرح میں کمی کی جا رہی ہے۔

بعض درآمدات کے لیے ود ہولڈنگ ٹیکس سے استثنٰی:

100۔ کتابوں، رسالوں، زرعی آلات اور 850 سی سی تک کی کاروں کے CBU کی درآمد کو ودہولڈنگ ٹیکس سے استثنٰی دیا جا رہا ہے۔

101۔ اب میں انکم ٹیکس کو streamline کرنے کے اقدامات پیش کرتا ہوں۔

Block Taxation میں کمی

102۔ پیچیدہ ٹیکس نظام کو سادہ بنانے کے لئے تجویز ہے کہ پراپرٹی آمدنی پر Block Taxation کو ختم کردیا جائے۔ تجویز ہے کہ غیر منقولہ پراپرٹی فروخت اور

سود سے حاصل ہونے والی آمدنی پر کیپٹیل گین کے الگ بلاک ٹیکس کے دائرہ کار کو محدود کردیا جائے سوائے محدود رقم کے۔

Doctrine of Mutuality کو کالعدم قرار دینا

103۔ Doctrine of Mutual Transaction ٹیکس سے بچنے کا ایک بڑا Tool بن گیا ہے۔ اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے تجویز ہے کہ واضح قانون وضع کیا جائے۔

104۔ اب میں معیشت کو دستاویزی بنانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات پیش کرتا ہوں۔

پوائنٹ آف سیل (POS) مشینوں کے لئے ٹیکس کریڈٹ

جناب سپیکر!

105۔ پاکستان میں ٹیکس سٹرکچر بہت ناہموار ہے۔ معیشت کا ہر سیکٹر جی ڈی پی میں اس کے حصہ کے حساب سے ٹیکس ادا نہیں کررہا۔ اسکی واضح مثال سروسز سیکٹر ہے جس میں تھوک اور پرچون کاروبار کا جی ڈی پی میں 18 فیصد حصہ ہے جبکہ ٹیکس ادائیگی میں اس کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے ۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے Policy of Carrot & Stick اختیار کی گئی ہے۔ اس سیکٹر کو دستاویزی بنانے میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا اہم کردار ہے۔ Realtime Point of Sale نظام کو دوسالوں میں 5لاکھ ریٹیل دکانوں تک وسیع کردیا جائے گا جوکہ موجودہ 11 ہزار ریٹیل دکانوں میں نصب ہے۔ ایف بی آر کے POS نظام سے منسلک کرنے کے لئے بہت سے

Scanned with CamScanner

اقدامات اٹھائے گئے ہیں جن میں POS مشینوں پر ٹیکس کریڈٹ شامل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت ایسی Devices کی تنصیب کا خرچہ خود برداشت کرے گی اور کاروبار پر بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔

106۔ تھوک فروش اور پرچون فروش پر کم شرح ودہولڈنگ ٹیکس دائرہ کار کو معیشت کے دوسرے سیکٹرز میں بھی پھیلایا جارہا ہے۔ تھوک فروش اور پرچون فروش کو مزید سہولت دینے کے لئے افراد اور ایسوسی ایشن آف پرسنز کے Minimum Tax کی سطح کو 100 ملین تک بڑھانے کی تجویز ہے ۔ یہ بھی تجویز ہے کہ ودہولڈنگ اور ٹرن اوور ٹیکس کی کم شرح کو دوسرے سیکٹرز کے اُن افراد پر بھی لاگو کیا جائے جو انکم ٹیکس اور سیلز ٹیکس کی Active Taxpayer لسٹ میں موجود ہیں۔

ٹیکس تعمیل کے لئے حکومتی رٹ کو قائم کرنا۔

107۔ ٹیکس قوانین کی عدم تعمیل ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ملک بھر میں ٹیکس تعمیل کلچر کو فروغ دینے کے لئے یہ تجویز ہے کہ قانون کے تحت تجویز کردہ سزاؤں کو Cognizable offence بنادیا جائے۔

نوٹیفائید بنک اکاؤنٹ

108۔ Compliance Regime کو مضبوط اور معیشت کو دستاویزی بنانے کے لئے انکم ٹیکس میں بزنس ٹرانزیکشن کے لئے نوٹیفائیڈ بنک اکاؤنٹ کو متعارف کرنے کی تجویز ہے ۔ اکاؤنٹ نوٹیفائی نہ کرنے والے کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔

109۔ اب میں مخصوص سیکٹرز کو دی گئی مراعات کا تذکرہ کرتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

SMEs کے لئے فکسڈ ٹیکس سکیم

110۔ کسی ملک کی ترقی کا دارومدار اُس کی صنعت سے وابستہ ہے۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے مینوفیکچررز کو آگے لانے کے لئے سپیشل ٹیکس رجیم کی تجویز ہے۔ اُن پرٹیکس ادائیگی مختلف کیٹگریز کی بنیاد پر ہوگی۔ وہ SMEs جن کا ٹرن اوور 100 ملین روپے تک ہے اُن کو ٹرن اوور کے 0.25 فیصد شرح کے حساب سے ٹیکس ادا کرنا ہوگا یا پھر قابل ٹیکس آمدنی کا 7.5 فیصد ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ SMEs جن کا ٹرن اوور 100 ملین روپے سے زائد ہے اور 250 ملین روپے تک ہے، کو اپنے ٹرن اوور کا 0.5 فیصد شرح کے حساب سے ٹیکس ادا کرنا ہوگا یا قابلِ ٹیکس آمدنی کا 15 فیصد ٹیکس ادا کرنا ہوگا۔ تجویز ہے کہ ایک صفحے کا سادہ ٹیکس گوشوارہ متعارف کیا جائے۔

سروسز کی برآمد

111۔ آئی ٹی سروسز فری لانسرز اور دوسری سروسز کی برآمد کو فروغ دینے کے لئے ایک خصوصی ٹیکس رجیم متعارف کرنے کی تجویز ہے جو کہ اشیاء کی برآمد سے متعلقہ ٹیکس رجیم سے مطابقت رکھتا ہو۔ تمام سروسز پر وصولیاں جو بنکنگ چینل کے ذریعے پاکستان بھیجی جائیں اُس پر حتمی ٹیکس رجیم کے تحت 1 فیصد کی کم شرح پر ٹیکس عائد کیا جائے اور اُس پر کسی بھی قسم کا سوال اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی۔

پاکستان میں آئی ٹی سیکٹر کے لئے ریلیف

112۔ آئی ٹی اور آئی ٹی سے متعلقہ سروسز کی ایکسپورٹ کو 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ کے دائرہ کار میں لایا گیا ہے۔ ٹیکس کریڈٹ کے لاگو ہونے کی شرط میں نرمی لائی گئی

Scanned with CamScanner

ہے اور ٹیکس اتھارٹیز کے صوابدیدی اختیارات کو کم کرنے کی تجویز ہے۔ ڈیٹا سٹوریج اور Cloud Computing Services کو شامل کر کے ان سروسز کے دائرہ کار کو وسیع کرنے کی تجویز ہے۔

اسپیشل اکنامک زونز

113۔ سپیشل اکنامک زونز CPEC کا ایک بنیادی پراجیکٹ ہے۔ ان کو ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا گیا تھا تاہم قانون کے تحت اُن کے ٹرن اوور پر کم ازکم ٹیکس عائد ہوتا ہے۔ یہ سرمایہ کار کے لئے مشکلات پیدا کرتی ہے۔ یہ تجویز ہے کہ اسپیشل اکنامک زونز انٹرپرائزز کو ٹیکس سال 2021 سے کم ازکم ٹیکس میں چھوٹ دے دی جائے۔

سپیشل ٹیکنالوجی زون اتھارٹیز

114۔ سپیشل ٹیکنالوجی زونز کی تشکیل موجودہ حکومت کا بڑا اقدام ہے ۔ جدت، ٹیکنالوجی اور کاروبار کے فروغ کے لئے خصوصی ٹیکس مراعات کی تجویز ہے جس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

- سپیشل ٹیکنالوجی زون اتھارٹی ، زون ڈویلپرز اور زون انٹرپرائزز کے لئے دس سالہ ٹیکس چھوٹ
- Capital Goods کی درآمد پر ٹیکس چھوٹ
- زون انٹرپرائزز میں سرمایہ کاری سے پرائیویٹ فنڈز سے حاصل کردہ آمدنی کے منافع پر ٹیکس چھوٹ

Scanned with CamScanner

مستقبل کی Commodity Markets

115۔ ریگولیٹڈ کموڈیٹی مارکیٹ کی ترقی موجودہ حکومت کا اہم اقدام ہے ۔ سازگار ماحول تشکیل دینے کے لئے ویئر ہاؤسنگ سروسز ، لاجسٹک سروسز اور Collateral Management Services پر شرح ٹیکس 8 فیصد سے کم کر کے 3 فیصد کرنے کی تجویز ہے۔ Pakistan Mercantile Exchange پر Electronic Warehouse Receipts پر بھی ودہولڈنگ ٹیکس چھوٹ کی تجویز ہے۔

ٹیلی کمیونیکیشن

116۔ حکومت قانون کی تعمیل کرنے والے ٹیکس گزار کو ہر ممکن سہولیات فراہم کرنے میں پرعزم ہے تاکہ عام آدمی پر بوجھ کم ہو۔ ٹیلی کمیونیکیشن نیٹ ورک کو وسیع کرنے اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لئے تجویز ہے کہ ٹیلی کام سیکٹر کو Industrial Undertaking کا درجہ دے دیا جائے۔

کسٹمز

جناب سپیکر!

117۔ زراعت ، مال مویشی اور پولٹری ہماری جی ڈی پی کا بڑا حصہ ہیں۔ لائیوسٹاک اور پولٹری جو کہ ہماری معیشت کا قدرے کم منظّم اور غیر رسمی شعبہ ہے ہماری فوڈ سپلائی کا ایک اہم جزو ہیں۔حکومت ان سیکٹرز کو مستحکم کرنے کی بھرپور کوششیں کر رہی

Scanned with CamScanner

ہے۔ اس بجٹ میں لائیوسٹاک ، پولٹری اور زراعت کے شعبہ کے لئے بہت سے ریلیف اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ مویشیوں کی دوا کے لئے ویکیین کو کسٹمز ڈیوٹی سے چھوٹ دے دی گئی ہے۔ اس طرح پولٹری کی خوراک میں شامل ہونے والے بہت سے اجزاء جوکہ پولٹری کے سیکٹر کی بنیادی ضرورت ہیں،کو ٹیرف میں چھوٹ دی گئی ہے۔ اور ان کو مراعاتی ریٹس پر قابلِ درآمد بنادیا گیا ہے۔زرعی شعبہ اور ملک کے کسانوں کو لمبے عرصے تک غلہ ذخیرہ کرنے کی سہولت فراہم کرنے کے لئے گوداموں کو کسٹمز ڈیوٹی سے چھوٹ دے دی گئی ہے اور اس طرح اس سیکٹر کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا کردیا گیا ہے۔

118۔ آٹو سیکٹر ملکی ترقی اور قومی خزانے میں بہت بڑا حصہ ڈالتا ہے۔ اس شعبے سے لاکھوں لوگوں کو روزگار ملتا ہے۔ پاکستان کی آٹو مارکیٹ بہت چھوٹی ہے مگر اس میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس شعبے کو ترقی دینے کے لیے 850 سی سی تک کی کاروں کے CBU کو کسٹم ڈیوٹی اور ریگولیٹری ڈیوٹی سے چھوٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پہلے سے بننے والی گاڑیوں اور نئے ماڈل بنانے والوں کو ایڈوانس کسٹم ڈیوٹی سے استثنیٰ دیا جا رہا ہے اور Tariff Structure کو مناسب بنایا جا رہا ہے۔ ان اقدامات کی وجہ سے متوسط طبقے کو اپنی ذاتی گاڑی خریدنے کا موقع ملے گا جس سے حکومت کی میری گاڑی سکیم کو کامیابی ملے گی۔ اس طرح چھوٹی گاڑیوں کی قیمت کم ہوگی اور ہمارے بہت سے اہل وطن موٹر سائیکل کی بجائے کار کی سواری کے قابل ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ بجلی سے چلنے والی گاڑیوں کے لیے ایک سال تک

Scanned with CamScanner

کسٹم ڈیوٹی کم کی جا رہی ہے جس سے ان ماحول دوست گاڑیوں کے استعمال میں اضافہ ہوگا۔ اسی طرح عالمی سطح پر موٹر سائیکل کے بدلتے ہوئے رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے مقامی سطح پر تیار ہونے والے ہیوی موٹر سائیکلز اور ٹرک اور ٹریکٹر کی مخصوص اقسام پر عائد محصولات میں بھی مناسب کمی کی جا رہی ہے۔ ان اقدامات سے آٹو سیکٹر میں انقلابی تبدیلیاں آنے کی امید ہے جو وزیراعظم پاکستان عمران خان کے ویژن اور وزیر صنعت و پیداوار مخدوم خسرو بختیار کی انتھک محنت کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔

119۔ کووڈ۔19 کے پیش نظر حکومت عام آدمی کی مشکلات سے بخوبی آگاہ ہے اور جبکہ یہ وبا ابھی بھی درپیش ہے اسی لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ کووڈ۔19 سے متعلقہ میڈیکل سامان واشیاء پر چھوٹ جو کہ موجودہ حکومت دے چکی ہے اُس میں مزید چھ ماہ کی توسیع دے دی جائے۔ مزید ان طبی ساز وسامان اور اشیاء میں استعمال ہونے والے 35 اضافی خام مال کو بھی کسٹمز ڈیوٹی سے چھوٹ دے دی گئی ہے تاکہ کووڈ سے متعلقہ ادویات کی فراہمی کو کم قیمت پر فوری طور پر دستیاب بنایا جائے۔

جناب سپیکر!

120۔ حکومت نے صنعتی افزائش کو تیز تر کرنے کے لئے فوری اقدامات اٹھائے ہیں تاکہ کمزور معیشت کے لیبل سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ یہ حکومت پہلے دن سے مقامی صنعت کو ترقی دینے اور کاروباری لاگت کو کم کرنے کے لئے کوشش کررہی ہے۔ فنانس ایکٹ 2019-20ء میں PCT 1639 کوڈز پر ٹیرف کی شرح

Scanned with CamScanner

صفر فیصد کردی گئی تھی جو کہ بنیادی طور پر مقامی صنعت میں استعمال ہونے والے خام مال پر مشتمل تھی۔ فنانس ایکٹ 2020-21 میں ان اشیاء اور خام مال درآمد پر عائد 2 فیصد ایڈیشنل کسٹمز ڈیوٹی کی بھی چھوٹ دے دی گئی ۔ ان اقدامات پر عمل درآمد سے 25ارب روپے کی مراعات وفوائد دیئے جاچکے ہیں ۔ ان اقدامات کے نتیجہ میں ملکی معیشت میں بہتری ممکن ہوئی ہے جس کا ثبوت موجودہ جی ڈی پی اعداد وشمار ہیں۔ قومی ٹیرف پالیسی 2019-24 کے تحت ، کامرس ، ایف بی آر اور فنانس ٹیرف شرح کو آسان اور ٹیرف میں موجودہ بے ضابطگیوں اور بگاڑ کو دور کرنے کے لئے مل کر کام کررہی ہیں تا کہ مقامی صنعت اور برآمدات کو پرکشش مراعات دی جاسکیں۔

121- صنعتی معیشت کو مزید تقویت دینے کے لئے رواں مالی سال ٹیکسٹائل سے متعلقہ اشیاء کی 164 ٹیرف ہیڈنگز پر ایڈیشنل کسٹمز ڈیوٹی اور ریگولیٹری ڈیوٹی کو ختم کردیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف خام میٹریل اور اشیاء کے 152 ٹیرف کوڈز پر بھی ایڈیشنل کسٹمز ڈیوٹی کو ختم کردیا گیا ہے۔ اسی طرح ویلیوایڈڈ ٹیکسٹائل سیکٹر کے مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے سوتی دھاگہ کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی کو ختم کیا گیا بعدازاں سوتی دھاگہ پر 5 فیصد کسٹمز ڈیوٹی کو بھی ختم کردیا گیا۔

جناب سپیکر!

122۔ موجودہ حکومت کی کوششیں صنعتی پیداواری لاگت کو کم کرنے میں صرف ہوئی ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک کے مینوفیکچرنگ سیکٹر کو بھی تحفظ فراہم کرنا اولین ذمہ داری ہے۔ لہٰذا حکومتی موثر پالیسی کو جاری رکھتے ہوئے اور قومی ٹیرف پالیسی کے

Scanned with CamScanner

بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹیکسٹائل ، فارما سوٹیکل، پلاسٹک، آئرن ،سٹیل اور انجنیئرنگ اشیاء سے منسلک مینوفیکچرنگ انڈسٹری کو خاص طور پر توجہ دی گئی ہے۔ ٹیکسٹائل سیکٹر جو کہ ملکی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے کو خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا کاٹن ویلیوچین، پولیسٹر ویلیوچین اور Man-made fiber کے ٹیرف سٹرکچر کو کم اور قابلِ قبول بنایا گیا ہے۔ جو کہ ٹیکسٹائل سیکٹر کا دیرینہ مطالبہ تھا۔ انجنیئرنگ اشیاء سے منسلک مینوفیکچرنگ انڈسٹری کو ریلیف دینے کے لئے فلیٹ رولڈ HRC،الائے(Alloy)اور سٹیل کی مصنوعات کو کسٹمز ڈیوٹی اور ایڈیشنل کسٹمز ڈیوٹی ادائیگی سے چھوٹ دے دی گئی ہے اور ریگولیٹری ڈیوٹی میں بھی کمی کی گئی ہے۔ فارماسوٹیکل انڈسٹری کی اہمیت کے پیش نظر ، 300 سے زائد ایکٹیو فارماسوٹیکل اجزاء (Active Pharmaceutical Ingredients) کو کسٹمز ڈیوٹیز ادائیگی سے چھوٹ دے دی گئی ہے۔ مزید آٹو ڈس ایبل سرنج سے منسلک انڈسٹری کو بھی کسٹمز ڈیوٹی کی ادائیگی سے چھوٹ دے دی گئی ہے تاکہ اس اہم میڈیکل آئٹم پر مقامی پیداواری لاگت کو کم کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ مصنوعی چمڑے کی انڈسٹری ، بوائلر مینوفیکچرنگ انڈسٹری ، Liquified Packaging Industry اور ڈیری انڈسٹری کو بھی ٹیرف میں کافی چھوٹ اور مراعات دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر!

123۔ وزیراعظم کے ویژن کے مطابق پاکستان کو دنیا میں سیروسیاحت کے لئے دوست ملک بنانے کی تکمیل میں موجودہ بجٹ میں ٹورزم سیکٹر کو خاص طور پر توجہ

Scanned with CamScanner

دی گئی ہے۔ٹورزم سیکٹر کو فروغ دینے کے لئے اور اس سے وابستہ اہم مینوفیکچرنگ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کے لئے ان میں استعمال ہونے والے خام مال واشیاء کو یا تو صفر فیصد کسٹمز ڈیوٹی سلیب میں شامل کردیا گیا ہے یا پھر مراعاتی ریٹس دے دیئے گئے ہیں۔ یہاں پر یہ نمایاں کرنا نہایت موزوں ہے کہ یہ تمام ریلیف اور مراعاتی اقدامات 45ارب روپے کے نیٹ ریونیو سے زائد ہیں جو کہ موجودہ حکومت صنعتی و معاشی ترقی کے ہدف کو سامنے رکھتے ہوئے برداشت کرے گی۔

جناب سپیکر!

124۔ ریگولیٹری ڈیوٹی پر بھی نظرثانی کی گئی ہے اور بہت سی اشیاء پر ریگولیٹری ڈیوٹی یا تو ختم کردی گئی ہے یا پھر کم کردی گئی ہے۔ یہاں پر یہ بتانا نہایت اہم ہے کہ بہت سے کیسز میں ریگولیٹری ڈیوٹی مقامی صنعت کے تحفظ کے لئے عائد کی گئی ہے تاکہ ملک میں درآمدات کانعم البدل میسر آسکے۔ ان صنعتوں میں موبائل فون کی صنعت اور ٹائر مینوفیکچرنگ کی صنعت شامل ہے۔ پاکستان دنیا کی آٹھویں بڑی موبائل فون استعمال کرنے والی مارکیٹ ہے اور مارکیٹ کی سالانہ طلب کو پورا کرنے کے لئے قیمتی زرمبادلہ کاایک بڑا حصہ موبائل فون درآمد کرنے میں ضائع ہوتا ہے۔ تاہم موبائل فون ڈیوائس پالیسی کے اعلان کے بعد پاکستان کی مقامی موبائل فون بنانے کی صنعت نے بہت متاثر کن پیداوار شروع کردی ہے۔ وہ دن دورنہیں جب پاکستان بھی موبائل فون برآمد کرنا شروع کردے گا۔ جبکہ مقامی موبائل فون صنعت ابھی بھی نوزائیدہ حالت میں ہے اس لئے مقامی درآمدی نعم البدل کو فروغ دینے اور بیرونی

Scanned with CamScanner

سرمایہ کاری کو رغبت دینے کے لئے موبائل فونز کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی میں اضافہ کیا جارہا ہے۔ اس طرح ٹائروں کی درآمد پر بھی ریگولیٹری ڈیوٹی میں اضافہ کیا جارہا ہے تاکہ مقامی صنعت کا تحفظ کیا جاسکے اور اس کو فروغ دیا جاسکے۔

جناب سپیکر!

125۔ حکومت سمگلنگ کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ حکومت کو یقین ہے کہ قانونی درآمدات اور محاصل میں اضافہ محفوظ اور سمگلنگ فری بارڈرز سے براہ راست وابستہ ہیں۔ پاکستان کسٹمز سمگلنگ کی لعنت کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے بھرپور کاوشیں کررہا ہے۔ بارڈرز کی نہایت ہی موثر طریقے سے نگرانی کی جارہی ہے اور بغیر کسی لچک کے اینٹی سمگلنگ پالیسی پر سختی سے کاربند ہیں۔ پاکستان کسٹمز کی بھرپور کاوشوں کی بدولت رواں مالی سال اب تک 52ارب روپے کی سمگل شدہ اور ممنوعہ اشیاء کو ضبط کیا جاچکا ہے۔ رواں مالی سال درآمدی معیشت اور محاصل میں اضافہ انفورسٹمنٹ اقدامات کے موثر عمل درآمد کا ثبوت ہیں۔ اسی لئے بارڈر مینجمنٹ جیسے اقدامات پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ تاکہ کسٹمز فارمیشنز کو مضبوط بنایا جاسکے اور ملک کے مغربی بارڈرز اور سمندری ساحلی پٹی کو محفوظ بنایا جاسکے۔

126۔ یہاں پر یہ بتانا نہایت اہم ہے کہ پاکستان سنگل ونڈو پراجیکٹ تکمیل کے بعد 74سے زائد حکومتی اداروں اور پورٹ کمیونٹی کو ایک پلیٹ فارم کے ساتھ منسلک کردے گا جوکہ صرف درآمدات اور برآمدات سہولیات دینے کی طرف ایک انقلابی قدم ہے بلکہ پورے خطے کو تجارتی سہولیات دینے کی جانب گیم چینجر ثابت ہوگا۔ مزید

Scanned with CamScanner

سہولیات کے لئے ، رسک منیجمنٹ نظام کو مزید بہتر بنایا گیا ہے تاکہ گرین چینل میں 60فیصد درآمدی کارگو کی کلیرنس کی جا سکے جس کی وجہ سے مقامی اور برآمدی صنعتوں میں استعمال ہونے والے خام مال کی رئیل ٹائم پر کلیرنس ہوگی۔

جناب سپیکر!

127۔ حکومت برآمد کنندگان کو بھرپور سہولیات فراہم کررہی ہے۔ حال ہی میں ایکسپورٹ اوریئنٹڈ صنعت کو دی گئی ڈیوٹی چھوٹ اور ڈیوٹی فری ٹیرف شرح میں بتدریج کمی ڈیوٹی فری درآمد ویلیو میں اضافے کا باعث بنی ہے۔ پاکستان کی ایکسپورٹ گروتھ حکمت عملی کو کامیاب بنانے کے لئے یہ نہایت اہم ہے کہ ایکسپورٹرز کو سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ بین الاقوامی مارکیٹ میں اُن کی مسابقتی صلاحیت کو بڑھایا جائے اور نظام میں بہتری سے اُن کی تعمیلی لاگت کو گھٹایا جائے۔ بدقسمتی سے ماضی میں ایکسپورٹرز کو بغیر کسی ترتیب کے سہولیات دی گئیں اور تمام تر توجہ بڑے ایکسپورٹرز پر مرکوز رہی ۔ اس سلسلے میں ایف بی آر نے ایکسپورٹر سہولتی سکیم ڈرافٹ کی ہے جس کی وجہ سے چھوٹے اور درمیانے درجے کے ایکسپورٹرز کو بھی یکساں مواقع اور سہولیات فراہم کی جائیں گی جو کہ پہلے صرف بڑے ایکسپورٹرز کو حاصل تھی۔ یہ سکیم ایکسپورٹ مارکیٹ اور سپلائی چین کے تمام معاملات کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ سکیم تمام ایکسپورٹرز کو یکساں مواقع فراہم کرے گی بالخصوص چھوٹے اور درمیانے درجے کے ایکسپورٹرز جو کہ پچھلی سکیموں سے مستفید نہ ہوسکے۔ اس سکیم کے تحت ایکسپورٹ کے لئے ڈیوٹی فری درآمدی اشیاء کے عرصہ کو پانچ سال تک کردیا گیا ہے جو کہ پہلے ایک سے دو سال کا

Scanned with CamScanner

عرصہ تھا۔ خودکار نظام کی وجہ سے ریگولیٹری اتھارٹیز کے کردار (Role) کو محدود کردیا گیا ہے اور سہولیات کو بڑھا دیا گیا ہے۔ سکیم کی ہموار تبدیلی کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پچھلی تمام سکیمیں دوسال کے لئے مؤثر رہیں گی اور اس کے ساتھ موجودہ ایکسپورٹرز کو آپشن دی جائے گی کہ وہ نئی سکیم کو اختیار کریں۔ اسی طرح ٹول مینوفیکچرنگ سکیم مقامی صنعت کو نئے مواقع فراہم کرے گی تاکہ وہ نہ صرف اپنی برآمدات میں اضافہ کرکے بیرون ملک خریدار بڑھائیں بلکہ نئی جابز پیش کریں اور زرمبادلہ میں اضافہ کا باعث بنیں۔

حصہ سوم

ریلیف اقدامات

جناب سپیکر!

128- اب میں ریلیف کے اقدامات کا اعلان کرتا ہوں۔

129- حکومت کو ان مشکلات کا پورا ادراک ہے جن کا سرکاری ملازمین کو مہنگائی کی شرح میں اضافے کی وجہ سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔گزشتہ برس مشکل مالی صورتحال کی بناء پر کفایت شعاری اختیار کی گئی۔ اس طرح سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بھی نہ بڑھ سکیں۔ چونکہ معاشی حالات میں کسی قدر بہتری آئی ہے اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ قیمتوں میں اضافے کیوجہ سے لوگوں کی قوت خرید بھی متاثر ہوئی ہے اس لیے سرکاری ملازمین اور پنشنرز کے لیے مندرجہ ذیل ریلیف اقدامات کا اعلان کیا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

-1 یکم جولائی 2021ء سے تمام وفاقی سرکاری ملازمین کو 10% ایڈہاک ریلیف الاؤنس دیا جائے گا۔

-2 یکم جولائی 2021ء سے وفاقی حکومت کے تمام پنشنرز کی پنشن میں 10% اضافہ کیا جائے گا۔

-3 اردلی الاؤنس 14000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 17500 روپے ماہانہ کیا جا رہا ہے۔

-4 گریڈ 1 سے 5 تک کے ملازمین کے Integrated Allowance کو 450 روپے سے بڑھا کر 900 روپے کیا جا رہا ہے۔

کم سے کم اجرت:

-130 کم آمدن افراد پر مہنگائی کے دباو کو کم کرنے کے لیے کم سے کم اجرت 20,000 روپے ماہانہ کی جا رہی ہے۔

اختتامی کلمات

جناب سپیکر!

-131 ہم نے ایسا بجٹ پیش کیا ہے جو امید افزا ہے۔ انشاء اللہ یہ بجٹ مستحکم معاشی کارکردگی کی نوید ثابت ہوگا۔

-132 ہم نے ایک ایسا معاشی پروگرام پیش کیا ہے جو معاشرے کے تمام طبقات کی بہبود کا باعث بنے گا۔ اس بجٹ میں زراعت سے لے کر صنعت تک، خدمات کے شعبے سے لے کر سماجی شعبے، مزدوروں، کسانوں، خواتین، طلباء و طالبات، بے گھر افراد، سرکاری ملازمین اور نوجوانوں کے لیے اقدامات کئے گئے ہیں اور تاریخ میں پہلی بار 40سے 60لاکھ غریب گھرانوں کو مالی امداد مہیا کی گئی

Scanned with CamScanner

ہے جو ماضی میں اپنی زندگیاں بدلنے کے منتظر رہے ہیں۔ اب وزیراعظم عمران خان نے انہیں رہنے کے لیے ٹھکانہ مہیا کر کے، آمدنی میں اضافے کے مواقع پیدا کر کے، صحت کے تحفظ اور ایک مکمل پیکیج کے ذریعے Skill development کر کے ان کی خوشحالی میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس بجٹ میں ہر کسی کے لیے کچھ نہ کچھ موجود ہے۔

133- مزید برآں جیسا کہ میں نے اپنی تقریر کے شروع میں عرض کیا تھا کہ یہ ترقیاتی بجٹ ہے جو ملک کی ترقی کا ضامن ہوگا۔ یہ ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے قابل بنانے والا بجٹ ہے۔ یہ ایک ایسا بجٹ ہے جس میں وطن عزیز کے مفلس اور پسماندہ طبقات کا خیال رکھا گیا ہے ۔ یہ ایک ایسا بجٹ ہے جس میں نوجوانوں کو معاشرے کے فعال رکن بنانے کے لیے تجاویز شامل کی گئی ہیں۔ نوجوان ولولہ انگیزی سے Labour مارکیٹ کا حصہ بن رہے ہیں تاکہ وہ دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان چیلنجز سے بھرپور مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں جس کے ذریعے وہ نئی دنیا کے درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرسکیں، انفارمیشن ٹیکنالوجی کی دنیااور مصنوعی ذہانت جیسے علوم سے استفادہ کرنے کے لیے ہر دم تیار رہیں۔اسی وجہ سے ہم برآمدات میں اضافے کے لیے آئی ٹی کے شعبے پر انحصار کررہے ہیں۔

134- ہماری زراعت میں ترقی کرنے کی صلاحیت سے بالکل فائدہ نہیں اٹھایا گیا اور خاص طور پر Perishable items کی حقیقی قدر غریب کسانوں کے ان سے فائدہ اٹھانے سے قبل ہی ختم ہو جاتی ہے۔ ہم زرعی شعبے میں سرمایہ کاری کرنے جا رہے ہیں تاکہ Cold-chains سٹوریج کی سہولیات فراہم کی جائیں اور کسانوں کی منڈیوں تک رسائی آسان بنائی جائے، انہیں بیجوں کی بہتر کوالٹی فراہم کی جائے اور انہیں قرضے اور آب رسانی ممکن بنائی جائے۔ زراعت کو حقیقی اہمیت اس وقت ہی حاصل ہوگی اگر ہم اپنے کسان کو اپنی زائد پیداوار export کرنے کے قابل بنا دیں گے۔ اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوئے تو انہیں اپنی اجناس کی بین الاقوامی معیار کے مطابق قیمتیں اور محنت حاصل ہوگی۔

Scanned with CamScanner

135- ہم لوگوں کو گھر فراہم کر رہے ہیں تاکہ ملک میں بے گھر لوگ اپنا گھر حاصل کرلیں۔

جناب سپیکر!

136- ہم وزیراعظم کے فلاحی معاشرے کے قیام کے ویژن کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کوشاں ہیں جس کا عملی مظاہرہ ہمارے پیغمبرﷺ نے ہمارے لیے پیش کیا تھا۔ مدینہ کا فلاحی معاشرہ ایک ایسا نظام ہے جو لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

پاکستان پائندہ باد

☆☆☆☆

Scanned with CamScanner